رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر ۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

صرف طلباء اور غریب احمدیوں سے ڈھائی روپے

چندہ سالانہ ہندوستان میں پیشگی تین روپے ہندوستان سے باہر ساڑھے تین روپے

نمبر ۵ | مئی سنہ ۱۹۲۷ء ۔ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد (۲۶)

فہرست مضامین

مسیح موعودؑ کی دو زرد چادروں کی حقیقت	۱۶۱ / ۱۹۲	چوہدری ڈاکٹر شاہ محمد شاہ نواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن
ہندوستان پر مسلمانوں کا اثر	۱۹۳ / ۱۹۶	ترجمہ سرسوتی د ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر
قرآن کریم کی ایک پیشگوئی	۱۹۷ / ۲۰۰	حافظ جمال احمد صاحب
۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک		الفضل

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام توجہ فرمائیں

رسالہ ریویو کے مضامین آپکے ازدیاد معلومات و مناظرات و مباحثات میں نمایاں کارآمد ہیں یہ ذخیرۂ علمی ہر احمدی کو اپنے پاس جمع رکھنا چاہیئے۔

۳ر ماہوار خرچ سے آپکے پاس ہر سال ۵۰۰ صفحے کا علمی مجموعہ آسکتا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں آپ پوری پوری کوشش فرمائینگے۔

انگریزی ریویو کے لئے بہت سی تحریکیں کی جاتی ہیں جو انگریزی نہیں پڑھ سکتے وہ اردو ریویو ہی کی امداد فرمائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کہ دس ہزار خریدار ہو۔ پوری کی جاسکتی ہے ؛

صیغہ طبع و اشاعت

اس صیغہ کے ذریعے مفصلہ ذیل اخبارات شائع ہوتے ہیں :۔

الفضل ۔ ہفتہ میں دو بار۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و تقاریر اس میں شائع ہوتی ہیں۔ قیمت آٹھ روپے سالانہ ؛

ریویو اردو ماہوار۔ اسلام و احمدیت کی تائید غیر مذاہب کی تردید۔ قیمت تین روپے طلباء عہ ؛

ریویو انگریزی ماہوار (لنڈن سے) سات روپے سالانہ طلباء سے نصف قیمت ؛

احمدیہ گزٹ ماہوار۔ ہدایات و اعلانات صدر انجمن احمدیہ رپورٹ صیغہ جات۔ قیمت ایک روپیہ ؛

دی سن رائز ۔ ہفتے میں دو بار (انگریزی) مسلم نوجوانوں کو اسلامی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے قیمت دو روپے طلباء سے ایک روپیہ ؛

مصباح (زنانہ اخبار) مہینے میں دو بار عورتوں کے اخلاقی تمدنی مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے ؛

خط و کتابت بنام ناظم طبع و اشاعت قادیان ؛

نوٹ :۔ تالیف و اشاعت صیغہ اور ہے۔ "طبع و اشاعت" یاد رکھیں ؛

خریداران بیرون ہند	ریویو اردو کے جو خریدار ہندوستان سے باہر رہتے ہیں مہربانی فرماکر اپنے اپنے ذمے کا بقایا اور ۱۹۲۵ء

کا چندہ پیشگی بھجوادیں ان کے نام چٹھیاں بھجوائی گئی ہیں جن میں تفصیل درج ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیح موعودؑ کی دو زرد چادروں کی حقیقت

(ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خاں صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن)

احادیث نبویہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعودؑ کی بعض خاص علامتیں ہونگی۔ چنانچہ اُن دس علامات میں سے چند یہ ہیں (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُتریگا۔ (۲) دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا۔ (۳) صلیب کو توڑیگا (۴) بیوی کریگا اور اسکی اولاد ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے سُنت ہے۔ کہ اسکے کلام میں بعض اشارات اور استعارات بھی ہوتے ہیں جن کے سمجھنے کے لئے غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان استعارات کے استعمال کرنیکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ہم ایمان بالغیب لاکر انعام کے مستحق بن جائیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاءؑ کی بعثت اور انکے ظہور کے وقت کے متعلق تمام آسمانی کتابوں میں اس قسم کے الفاظ اور محاورات استعمال کرکے ابتلا کا پہلو مخفی رکھا جاتا ہے۔ تا ایک راستباز کے قول کو مان کر انسان ثواب حاصل کرسکے۔ اسی اصل کے ماتحت مسیح موعودؑ کے متعلق جو خاص علامات حضرت نبی کریم صلعم نے فرمائی ہیں۔ ان میں بھی بعض استعارات ہیں۔ لیکن لوگ انکے ظاہری الفاظ کے مطابق ان کی تصدیق چاہتے ہیں۔ جن کے پورا نہ ہونے کے باعث انکو ٹھوکر لگ جاتی ہے ۰

مسیح موعودؑ کی خاص علامات میں جو دو زرد چادروں کا ذکر ہوا ہے۔ وہ بھی تعبیر طلب ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔ پس اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں جہاں مسیح موعودؑ کی تمام خاص علامات پوری ہوئیں۔ وہاں دو زرد چادروں والی پیشگوئی بھی اپنی پوری شان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیابیطس کی پورے طور پر نمودار تھیں۔ تو ہم کو ماننا پڑیگا۔ کہ آپکو بلاشبہ مرض ذیابیطس تھا۔ مگر اب جبکہ پیشاب میں شکر کا وجود ثابت نہیں۔ اور اُدھر ہم کو اس مرض کی دیگر علامات اور عوارضات آپ میں نہیں ملتے۔ تو یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ کو مرض ذیابیطس شکری نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ کثرتِ پیشاب کا عارضہ تھا۔ جس کے اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ پس جب تک حکیم صاحب حضرت صاحبؑ کی تحریرات یا آپکے اقوال آپ کی زندگی کے واقعات اور آپکے طبّی مشیروں کی آراء یہ ثابت نہ کردیں۔ کہ آپکے پیشاب میں شکر تھی۔ اور آپ میں مرض ذیابیطس کی تمام علامات اور عوارضات موجود تھے ہم حکیم صاحب کے اس دعویٰ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور اسکی بنیاد محض قیاس پر ہے۔ یعنی صرف یہ کہ چونکہ طب کہتی ہے کہ مرض ذیابیطس میں یہ علامات اور عوارضات ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب میں بھی موجود تھے۔ پھر ذیابیطس کی خاص علامات شدّتِ پیاس۔ زیادتیٔ بھوک اور بڑھتی ہوئی لاغری اور کمزوری ہیں۔ مگر ہم کو حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو پیاس زیادہ نہ لگتی تھی۔ اور نہ ہی بھوک کی شدّت تھی۔ بلکہ اس کے برعکس ایک معمولی آدمی سے بھی کھانا مقدار میں کم کھاتے تھے۔ اور دعوے سے قبل آپنے لگاتار ۶ ماہ روزے رکھے جن میں کھانے کی مقدار چند تولوں سے زیادہ نہ تھی۔ (اس سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صاحبؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ کیونکہ کھانے میں زیادتی اس مرض کا سبب بھی ہے۔ اور نتیجہ بھی۔ مگر یہاں نہ تو مرض سے قبل زیادہ کھانے کا ثبوت ملتا ہے۔ نہ مرض لگنے کے بعد بلکہ اس کے برعکس ہے یعنی معمولی غذا سے بہت کم) پس نہ تو مقدار غذا اور نہ ہی کسی خاص قسم کی غذا (مثلاً چینی۔ نشاستہ اور گھی) میں بے اعتدالی ثابت ہے۔ اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ دن بدن کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی تھی۔ ہاں بعض دفعہ عارضی طور پر عصبی ضعف وغیرہ ہو جاتا تھا مگر جسمانی کمزوری اور لاغری آپ کو نہیں ہوئی۔

اس مرض کے اسباب میں سے اوّل سبب امیرانہ اور عیاشانہ زندگی اور زیادتی چینی نشاستہ اور گھی وغیرہ ہے۔ اور ساتھ ہی ورزش کی کمی۔ مگر حضرت صاحبؑ کے متعلق ایسی امیرانہ زندگی ثابت نہیں جس میں اُن اغذیہ میں زیادتی کی ہو۔ اور اسکے برخلاف آپ ورزش بھی کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روزانہ پانچ یا چھ چھ میل سیر معمولی بات تھی۔ جگر اور لبلبہ کے نقص یا بعض ادویہ کے زیادہ استعمال کے باعث یہ مرض ہو سکتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کے متعلق انہیں

لہ حاشیہ۔ ہمارے مطلب میں ذیابیطس کی تشخیص کا ایک ذریعہ طریق یہ ہے کہ پیشاب پر مکھی چیونٹیاں بیٹھتی ہیں۔ مگر یہ طریق غلط ہے۔ کیونکہ ... ایسا ہو سکتا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کوئی بھی ثابت نہیں۔ اس مرض کے معاون اسباب میں سے بعض مزمن امراض مثلاً ملیریا۔ آتشک۔ تپ دق۔ نقرس وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں۔ اور نہ ہی آپ میں موجود تھیں۔ اس مرض کی دو موٹی اقسام ہیں۔ ایک تو غذا کی بے اعتدالی اور ورزش کی کمی سے اور دوسرے لبلبہ کی خرابی سے۔ اوّل الذکر ادھیڑ عمر میں جا کر ہوتا ہے۔ اور اسکے شدید عوارضات وغیرہ نہیں ہوتے۔ ثانی الذکر جوانی میں جا کر ہوتا ہے۔ اور اسکے خطرناک عوارضات ہوتے ہیں ... حضرت صاحبؑ کو کثرت بول کی شکایت دعویٰ کے وقت سے شروع ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر قریباً ۴۰ سال کی تھی۔ گویا ادھیڑ عمر میں ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں یہ شکایت پہلی قسم کی تھی۔ مگر اس قسم میں وہ عوارضات نہیں پائے جاتے جن کا ذکر حکیم صاحب نے کیا ہے اگر کہا جائے کہ آپکو چونکہ دوسری قسم (لبلبہ) کا شدید مرض تھا۔ اسلئے اسکے عوارضات پیدا ہو گئے۔ تو یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ اوّل تو لبلبہ کی خرابی والا ذیابیطس جوانی میں ہوتا ہے (نہ کہ ادھیڑ عمر میں) دوسرے وہ عوارضات جو اس مرض میں ہو سکتے ہیں۔ حضرت صاحب میں موجود نہ تھے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت صاحبؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ ہاں معمولی کثرت پیشاب کی شکایت تھی۔ جس کی وجوہات اور تھیں۔ (جس کا ذکر انشاء اللہ آگے چلکر آئیگا۔)

ذیابیطس شکری کی خاص علامات جن میں سے کسی ایک کی عدم موجودگی میں اس مرض کا یہ نام نہیں رکھا جا سکتا (یعنی۔ شدتِ پیاس۔ کثرتِ بھوک۔ بڑھتی ہوئی لاغری اور پیشاب میں شکر) حضرت اقدسؑ میں ان میں سے ایک بھی نہ تھی۔ پھر جسم سے پانی خارج ہونے کے باعث جسم کی دیگر رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں۔ جسکے باعث پسینہ نہیں آتا۔ اور سخت قبض رہتی ہے۔ مگر یہ دونو باتیں حضرت صاحب میں نہ تھیں۔ آپکو پسینہ آتا تھا۔ اور قبض کی شکایت بھی نہ تھی۔ بلکہ اس کے برخلاف عموماً پاخانہ نرم آتا تھا جو مرض ذیابیطس میں ناممکن ہے۔

'Coma'

ذیابیطس کے عوارضات میں سے سب سے عام اور خطرناک عارضہ غشی ہے (کوما) یعنی خون میں زہریلے تیزابی مادے مل جانے کے باعث مریض بیہوش ہو کر جاں بحق ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحبؑ کے متعلق ثابت نہیں کہ کبھی آپ کو اس قسم کی بے ہوشی ہوئی ہو۔ نمونیا۔ تپ دق وغیرہ بھی اس مرض کے عوارضات ہیں۔ مگر یہ بھی حضرت اقدسؑ کو نہ ہوئے۔ جلدی پھوڑے۔ پھنسیوں کا کثرت سے نکلنا اور خاص کر کاربنکل کا ہونا ذیابیطس میں بہت عام ہوتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کے متعلق ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں۔ ذیابیطس کے مریض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عموماً نامرد ہو جاتے ہیں۔ مگر حضرت اقدسؑ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دیکر مرض کی موجودگی میں بہت سے لڑکے اور لڑکیاں دیں اور قوت مردی بجائے کم ہونے کے دوسری شادی کے بعد خوارق العادت طور پر زیادہ ہوگئی۔ جو اس زمانہ کے خشک فلسفیوں اور اسباب پرستوں کے لئے ایک نشان ہے۔ پھر اس مرض میں نزول الماء (موتیا) کا ہونا قریباً لازمی ہوتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کو ہرگز یہ عارضہ نہ ہوا۔ جسم کو غذائیت نہ پہنچنے کے سبب سے کمزوری اور لاغری دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ میں (سوائے عارضی عصبی کمزوری کے) یہ بڑھتی ہوئی لاغری ہرگز موجود نہ تھی بلکہ اسکے برخلاف بڑھاپے میں جا کر آپکی جوانی کی طاقتیں خارق عادت طور پر واپس آگئیں قوت رجولیت بہت بڑھ گئی۔ اور آنکھ کی بینائی تیز ہوگئی۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

نشان نمبر ۱۳۵۔ ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس سال سے مجھے دامنگیر ہے۔ آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا۔ کیونکہ ایسے امراض میں نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی۔ اور وہ وحی یہ ہے۔ نَزَلَتِ الرَّحمَۃُ عَلٰی ثَلٰثٍ۔ العَینِ وَعَلَی الاُخرَیَینِ۔ یعنی تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ ایک آنکھیں۔ اور دو اور عضو اور انکی تصریح نہیں کی۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ سال کی عمر میں میری بینائی تھی۔ ایسا ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستر ۷۰ برس تک پہنچ گئی ہے۔ وہی بینائی ہے۔ سو یہ وہی رحمت ہے۔ جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا۔

نشان نمبر ۱۳۶۔ مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا۔ کہ اب میری حالت بالکل تالیف و تصنیف کے لائق نہیں رہی۔ اور ایسی کمزوری تھی۔ کہ گویا بدن میں روح نہیں تھی۔ اس حالت میں مجھے الہام ہوا۔ تُرَدُّ اِلَیکَ اَنوَارُ الشَّبَابِ۔ یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے جائینگے۔ بعد اسکے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا۔ کہ میری گمشدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہوگئی۔ کہ میں ہر روز دو دو جزو تالیف کتاب کی اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں۔ اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔"

حاشیہ - [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ثابت ہوا کہ حضرت صاحبؑ میں چونکہ مرض ذیابیطس شکری کی علامات اور عوارضات موجود نہ تھے۔ اس لئے آپکو یہ مرض نہ تھا۔ اور صرف اتنی مشابہت اس مرض سے تھی کہ کثرت پیشاب کا عارضہ موجود تھا۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام حضرت صاحبؑ نے اپنی تحریروں میں عرف عام کے ماتحت ذیابیطس رکھا ہے۔ ورنہ آپکو یقین نہ تھا کہ یہ مرض ذیابیطس حقیقی ہے۔ اسی واسطے کبھی پیشاب کا معائنہ نہ کرایا۔ حالانکہ کئی ڈاکٹر مرید بھی تھے۔ اور نہ کبھی علاج کی طرف توجہ کی۔ ہاں بشریت کی کمزوری کی وجہ سے کبھی کبھی اس دماغی ضعف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے۔ جو آپ کے خیال میں کثرت پیشاب کا نتیجہ تھا (حالانکہ اصل سبب کثرت دماغی کام۔ قوم کی اصلاح کا غم اور فکر تھا) اس بات کا اظہار کرتے کہ میری حالت اسقدر نازک ہو گئی ہے کہ مجھے امید نہیں ہوتی۔ کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک پاؤں رکھنے تک زندہ رہونگا۔ اس خوف کا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اور ہر شخص کو ضعف کی حالت میں یہ فکر ہوتا ہے۔ پس اس عبارت کو کسی دماغی نقص پر حمل کرنا نادانی ہے؛

اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ حضرت صاحبؑ میں مرض ذیابیطس کی علامات اور عوارضات نہ تھے۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آپکو کیا مرض تھا۔ اور اس کا کیا سبب تھا۔ اسکے متعلق میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم کی پیشگوئی کے ماتحت مسیح موعودؑ کے لئے یہ مقدر ہو چکا تھا۔ کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ نازل ہو۔ اور وہ دو مرضیں تھیں "تا کہ اس کی غیر معمولی صحت بھی اس زمانہ کے لئے (جبکہ علم طب بہت ترقی کر گیا ہے) ایک نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے آپکو ایک عارضہ لگا یا گیا (جس کا اصل سبب عصبی کمزوری تھی جسکی کچھ مشابہت مرض ذیابیطس سے تھی، (یعنی کثرت پیشاب) مگر جسکی دیگر علامات اور عوارضات خاص ارادہ کے ماتحت اسکے دست قدرت سے رو کے گئے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت صاحبؑ نے ان سے صحت حاصل کرنیکی دعا کی تو جواب منع میں پایا۔ مگر باوجود علاج نہ کرنے کے مرض کے عوارضات پیدا نہ ہوتے (جو کہ آجکل کے ڈاکٹروں کو حیران کر دینے والا امر ہے) بلکہ اسکے برعکس خرق العادت طور پر بعض قویٰ بجائے ضعیف ہونیکے زیادہ مضبوط ہو گئے۔ چنانچہ یہ اس زمانہ میں اُن ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لئے جو طبعی قانون کے علاوہ اور کسی بالا ہستی کے قائل نہیں (جو اس میں دخل دے سکے) اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے مدبر بالا رادہ ہونیکا ایک زبردست ثبوت ہے۔ حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص کو عرصہ بیس سال سے مرض کثرت بول ہو۔ اور وہ نہ کوئی خاص پرہیز کرے۔ اور نہ علاج۔ تو نہ صرف یہ کہ وہ اس مرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے عوارضات اور نتائج سے محفوظ رہے۔ بلکہ اسکے برخلاف اسکی بعض قوتیں زیادہ بڑھ جائیں اور پھر وہ اسّی سال کے قریب عمر پاکر طبعی موت سے وفات پائے۔ یقیناً ایسی نظیر طبّی دنیا میں ملنی مشکل ہے۔ اسکے متعلق اب حکماء کے لئے دو ہی صورتیں ہیں یا تو وہ کہدیں کہ آپکو مرض ذیابیطس نہیں تھا یا یہ مانیں کہ مرض ذیابیطس تو تھا۔ مگر عجیب قسم کا (جس کا علم انکو آج سے قبل نہ تھا) اور جس میں نہ وہ علامات تھیں اور نہ عوارضات اور نتائج۔ اور طبعی قانون کے ماتحت اگر کوئی عارضہ عارضی طور پر پیدا ہونے لگتا بھی تھا تو کوئی زبردست ہاتھ انکو فوراً روک دیتا تھا۔ اور وہ وہی تھا جسکے قبضۂ قدرت میں سب مخلوقات ہیں۔

پس اُن تشریحات۔ علامات۔ عوارضات اور نتائج کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جو ہماری طبّ ہم کو سکھاتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ کیونکہ آپ میں وہ باتیں موجود نہ تھیں۔ مگر آپکی مرض کثرتِ پیشاب اور ضعف وغیرہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مرض ذیابیطس سے ملتا جلتا موجود تھا۔ مگر خاص قسم کا اور نرالے طرز کا۔ جسکی اکثر علامات اور عوارضات کو کسی مقتدر ہستی نے روکے رکھا۔ تا وہ نشان پورا ہو۔ جو عرب کے پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا تھا۔

دوسری زرد چادر کی حقیقت

حکیم صاحب نے لکھا ہے۔ "کہ مرزا صاحب کو دو مختلف مرضیں نہ تھیں۔ اور اصل میں وہ ایک ہی چادر یعنی ذیابیطسی چادر سے نازل ہوئے تھے۔ اور دوسری چادر (مالیخولیا) مرض ذیابیطس کی شِدّت اور اسکے عوارضات کا نتیجہ تھی" گویا مالیخولیا کو انہوں نے ذیابیطس کا عرض (نتیجہ) بتایا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کو ذیابیطس اس قسم کا نہ تھا۔ جسکا حکیم صاحب نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اور نہ ہی آپ میں وہ علامات اور عوارضات تھے۔ اسلئے اس کا نتیجہ بھی وہ نہیں ہو سکتا۔ جو انہوں نے فرض کر لیا ہے۔ پس جب مرض ذیابیطس کا بنیادی ستون جس پر انہوں نے مرضِ مالیخولیا کی عمارت کو کھڑا کیا تھا پاش پاش ہو گیا تو عمارت خود بخود گر گئی۔ اس لئے میرے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ میں اس عمارت (مالیخولیا) کو کسی اور ضرب سے گراتا۔ مگر چونکہ حکیم صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ اس لئے اور نیز اپنے سلسلہ کے علم دوست احباب کی واقفیت کے لئے بندہ اس مرض پر بھی روشنی ڈال دیتا ہے۔ وباللہ التوفیق ؛

واضح ہو کہ اوّل تو حضرت اقدس کو ذیابیطس شکری نہ تھا۔ جسکے نتیجہ میں مالیخولیا پیدا ہوتا کیونکہ آپکو معمولی کثرتِ پیشاب کا عارضہ تھا۔ جس میں سے ذیابیطس کی مخصوص علامات اور عوارضات مفقود تھے۔ دوئم اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ آپکو ذیابیطس تھا۔ تو بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپکو اسکے نتیجہ میں مالیخولیا ہو گیا تھا (نعوذ باللہ)۔ کیونکہ ذیابیطس کے ہر مریض کو مالیخولیا ہونا لازمی نہیں ہوتا۔ کیونکہ مالیخولیا اسی ذیابیطس کو ہو سکتا ہے۔ جسکے خاندان میں پہلے عصبی امراض کا وجود پایا جاتا ہو۔ جسکی وجہ سے اسکو ورثہ میں میلان ملا ہو۔ پھر مرض ذیابیطس کے نتیجہ میں اسکو جنون وغیرہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُسکے دماغ میں ورثہ میں ملا ہوا میلان موجود ہوتا ہے۔ پس جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ حضرت صاحبؑ کے خاندان میں عصبی امراض (جنون) وغیرہ کا وجود پایا جاتا تھا۔ اسوقت تک یہ ماننا مشکل ہے کہ حضرت صاحبؑ کو یہ مرض ہوا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ورثہ میں آپکو نہیں ملا۔ بلکہ آپکے بے اعتدالی۔ دماغی محنت اور فکر وغیرہ کی وجہ سے خود پیدا کیا ہے۔ تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ اوّل تو یہ امر بہت نادر ہے۔ کہ بغیر ورثہ کے اثر کے عصبی مرض پیدا ہو (جیسا کہ میں ابھی جنون کے عام اسباب میں واضح کرونگا) پھر اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ بطور استثناء کے آپنے بغیر ورثہ کے اثر کے اس مرض کو پیدا کر لیا۔ تو جبتک آپکے پرسنل کیریکٹر۔ (سیرت وخلق ذاتی) آپکی پرائیویٹ اور پبلک لائف سے مالیخولیا کی علامات کا ثبوت نہ دیا جائے۔ ہم محض قیاس کی بنا پر یہ ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔ کہ آپؑ کو (نعوذ باللہ) جنون تھا ؛

جنون کے عام اسباب

جنون کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بیرونی (خارجی) اور اندرونی (داخلی)

(۱) اندرونی اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ورثہ کا میلان ہے۔ چنانچہ ۵۰ فیصدی سے زیادہ امراض جنون ورثہ میں ملے ہوئے میلان کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

(۲) ولدالحرام بچوں میں یہ مرض عموماً ہو جاتا ہے۔ قرارِ حمل کے وقت اگر والدین کی صحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خراب ہو۔ (مثلاً شراب نوشی کی حالت) تو بھی جنون پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) تجرّد۔ متاہل لوگوں کے مقابل میں مجرّد لوگوں میں یہ مرض دو چند ہوتا ہے۔

(۴) خارجی اسباب یا تو جسمانی ہوتے ہیں یا دماغی۔ جنون کا سب سے بڑا دماغی سبب غم اور تردّد (Worry) بتایا جاتا ہے۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ درحقیقت جنون کی پہلی علامت ہوتی ہے نہ کہ اصل سبب۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اکثر دفعہ جنون کا حملہ رشتہ داروں اور دوستوں کی وفات۔ کاروبار کے بوجھ۔ اور مالی مشکلات کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ مگر اسکے متعلق بھی ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ اسباب جنون پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص کا روبار اچھا ہوتا ہے۔ اسکی مالی حالت بھی اچھی ہوتی ہے۔ مگر اسکے جنون کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی مالی حالت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب انسان پژمردہ خاطر (Depressed) ہو جائے تو وہ معمولی باتوں پر غم کھاتا رہتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ خیالی باتوں پر بھی

(۵) خوف اور دیگر اقسام کے عصبی صدمات بھی اس کا سبب بتائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے متعلق بھی یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ ان میں سے اکثر لوگوں کا پہلے ہی جنون کی طرف میلان ہو چکا ہوتا ہے۔ اور یہ صدمہ انکے لئے ایک خارجی محرک ہو جاتا ہے۔ عشق و محبت کے واقعات بھی اس مرض کے ذمہ وار ہیں۔

(۶) جن لوگوں کو ورثہ میں عصبی امراض کی طرف میلان ملا ہو۔ اور ان کا نظام عصبی کمزور ہو۔ انکو ہر حالت میں اور ہر وقت جنون کا حملہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہر واقعہ جو صفحۂ زمین پر ہوتا ہے۔ جنون کا سبب گردانا گیا ہے۔ لوگوں کا مذہب۔ انکی تعلیم۔ انکا پیشہ۔ قومیت وغیرہ سب کو ملزم بنایا گیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا نظام عصبی پیدائش سے کمزور ہو۔ انکو چونکہ اپنے جذبات اور احساسات پر قابو نہیں ہوتا۔ اس لئے انپر مذہبی خیالات کا اثر مضبوطی سے پڑتا ہے (کیونکہ مذہب جذبات کو اپیل کرتا ہے)۔ مگر مذہب کی اس خصوصیت کے باعث یہ خیال کرنا کہ مذہب جنون پیدا کرتا ہے۔ بدیہی طور پر غلط ہے فرقہ یہود پر جنون کا حملہ نسبتاً جلدی ہوتا ہے۔ مگر یہ اس لئے نہیں کہ یہودیوں کا مذہب ایسا ہے۔ بلکہ صرف اسلئے کہ یہودی کا نظام عصبی عموماً (Unstable) متزلزل ہوتا ہے۔ رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیم جذبات کو بہت ابھارتی ہے۔ مگر اسکے برخلاف اس فرقہ کے مردوں میں جنون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ نہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ جب کسی شخص میں کسی ادنیٰ مذہب سے نکل کر رومن کیتھولک مذہب قبول کرنے پر جنون کی علامات شروع ہو جائیں۔ تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ سپرچیولزم کے باعث بعض دفعہ جنون کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ علم النفس کے ماہر ڈاکٹر سٹاڈرٹ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ۳ ایسے مریض دیکھے ہیں جن کو سپرچیولسٹ تجارب اور مشقوں کے بعد جنون ہو گیا تھا۔

نوٹ:۔ یہ درست ہے کہ مذہب جذبات کو اپیل کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جن کا نظام عصبی کمزور ہوتا ہے۔ انکو چونکہ اپنے جذبات پر پہلے ہی قابو نہیں ہوتا۔ اسلئے ان میں جنون کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر اسلام میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ ایسے دلائل دیتا ہے جو جذبات کو اُبھارتے ہیں۔ گویا ایک ضرب سے دو شکار کرتا ہے۔ پس اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں کے لئے جنون کا امکان نسبتاً کم ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم اندھا دُھند جذبات کو نہیں اُبھارتی۔ بلکہ ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی دیتی ہے۔ جو دماغ کے قوائے عقلیہ کو تیز کرتے رہتے ہیں۔ اور جس سے جذبات کو قابو میں رکھنے کی قابلیت آہستہ آہستہ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۷) بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ زیادہ تعلیم جنون پیدا کرتی ہے۔ مگر یہ امر یقیناً غلط ہے۔ ہر شخص کچھ نہ کچھ تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں جنون زیادہ نہیں۔ بلکہ اسکے برخلاف پاگل خانوں کے اعلیٰ افسروں نے معلوم کیا ہے کہ اچھی تعلیم جنون کے مریضوں کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خراب تعلیم سے بچّے کے دماغ کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر وہ نقص طریقۂ تعلیم میں ہوتا ہے نہ کہ تعلیم میں۔

(۸) عصبی امراض ان پیشوں میں اکثر پائی جاتی ہیں۔ جن میں بہت فکر و تردّد (worry) کرنا پڑتا ہے۔ مگر جنون اس پیشے کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس تردّد کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصوّروں گویّوں۔ اور شاعروں کو جنون بالخصوص زیادہ ہوتا ہے۔ مگر معلوم ہونا چاہیئے کہ تصویر۔ یا گانا۔ یا شعر انکو پاگل نہیں بناتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان پیشوں کے اختیار کرنے والوں کا دماغ پہلے ہی متزلزل (Unstable) ہوتا ہے

(۹) دنیا کی مختلف قوموں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنون کا مرض ان قوموں میں زیادہ ہے۔ جنہوں نے تہذیب میں زیادہ ترقی کی ہے۔ گویا جتنی زیادہ مہذب کوئی قوم یا ملک ہوگا اتنا ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنون ان میں زیادہ ہوگا (حبشیوں میں جنون نہیں ہوتا) کہا جاتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی کثرت کار۔ زندگی کے بقا کے لئے جدّوجہد اسکا بڑا سبب ہیں۔ مگر حبشیوں میں یہ بات نہیں ہے۔ ان میں سے اگر کسی حبشی کو قرض دینا ہو۔ تو اسکا مال ضبط کرکے اسکو دیدیتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو۔ تو اسکو جنگل میں چھوڑ آتے ہیں۔ اگر اس میں خودکشی کی طرف میلان ہو تو اسکے لئے (بجائے روکنے کے) سامان مہیّا کر دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح حبشی اقوام نالائق لوگوں کو اپنی قوم سے خارج کرتی رہتی ہیں۔ مگر مہذّب ملکوں میں یہ رواج نہیں ہے۔ دیوانے کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ روپیہ میں سے ایک آنہ ادا کردے۔ بیمار کی ہزار طرح سے خدمت اور علاج کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ پھر اپنے کنبہ میں جاکر اور بچے پیدا کرے۔ جن میں اسی مرض کی طرف میلان ہو۔ مالیخولیا والے کی پاگل خانہ میں حفاظت کی جاتی ہے۔ اور اسکا علاج کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ پھر بیوی کے پاس جاکر اور مالیخولیا والوں کا کُنبہ تیار کرے۔ اور اس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاتی کہ وہ قدرتی طریق (خودکشی) سے اپنی زندگی کا خاتمہ کرلے۔ اس سارے بیان کا مغز یہ ہے۔ کہ حبشیوں میں افراد کے مفاد کو قوم کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ اور قدرتی طور پر بقائے انسب کا قانون کام کر رہا ہے۔ مگر مہذّب ممالک میں قوم کے مفاد کو افراد کے لئے ... ... قربان کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح یہ بقائے اموَل کا قانون کام کر رہا ہے۔

(۱۰) جنگ بھی جنون کا بہت بڑا سبب ہے۔ چنانچہ موجودہ جنگ یورپ کے بعد مجنونوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔

(۱۱) علم النّاس کا یہ خیال ہے کہ مجنون کے ساتھ رہنے والوں کو بھی جنون ہو جاتا ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔

(۱۲) شراب نوشی جنون کا بہت عام سبب ہے۔

(۱۳) کثرتِ جماع کے متعلق یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ یہ جنون کا سبب ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ یہ اصل میں جنون کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یعنی جب جنون کا ابتدائی حملہ ہوتا ہے۔ تو مریض کو چونکہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا (یعنی قوّتِ ارادی کمزور ہو جاتی ہے) اسلئے وہ کثرتِ جماع شروع کر دیتا ہے۔ گویا یہ جنون کی علامت ہے نہ کہ سبب۔ (یہ عموماً پوچھا جاتا ہے کہ کثرت کی کیا تعریف ہے۔ تو اسکے متعلق کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جاسکتا۔ ہر شخص کے مزاج کے لحاظ سے کثرت کی تعریف الگ ہوگی۔ پس کثرت اس بات کا نام ہے۔ جب انسان اس حد تک جماع میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشغول رہے کہ اسکی صحت کو نقصان پہنچ جائے۔)

(۱۴) جلق۔ اسی طرح جلق بھی جنون کا سبب نہیں۔ بلکہ علامت ہے۔ ناقص عصبی مزاج والے لوگ اس قبیح عادت کے اکثر مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے جذبات اور احساسات بہت تیز ہوتے ہیں اور انپر قابو کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض پیدائشی ہوشیار اور ذہین (جیسے جینیئس) لوگ اس کے زیادہ مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ وائیٹر نے اقبال کیا تھا۔ کہ میں تمام عمر جلق کرتا رہا ہوں بعض عصبی امراض کے ابتدا میں بھی جلق کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ ان میں جسم کے تمام حصول کی حس (سوائے اعضائے مخصوصہ کے) زائل ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ مریض کی ساری توجہ ان اعضاء کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

(۱۵) بعض دیگر اعضاء کی بیماری کی وجہ سے بھی جنون پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً پرانا درد۔ پرانا سوء ہضم۔ قبض دائمی۔ امراض قلب۔ آتشک۔ گردوں کا مرض۔ متعدی امراض وغیرہ (امراض نظام عصبی۔ مصنفہ ڈاکٹر سٹاڈرٹ)

تشریح مالیخولیا

تعریف مرض۔ مالیخولیا وقفہ سے آنیوالے جنون کا ایک شعبہ ہے۔ جس میں مریض اپنے گردوپیش کے حالات سے پیدا ہو سکنے والے غم اور فکر سے زیادہ مغموم اور متفکر رہتا ہے۔ اور جس میں مریض کی جسمانی طاقت بوجہ بڑے بڑے جوڑوں کی حرکت نہ ہو سکنے کے مفقود سی معلوم ہوتی ہے۔

اقسام مرض۔ مالیخولیا کی چھ قسمیں ہیں۔ تین اس لحاظ سے جو مریض حرکات کرتا ہے۔ اور تین اس لحاظ سے جو مریض خیال کرتا ہے۔ مگر انکی تفصیل چونکہ عام فہم نہیں اس لئے میں ان کو چھوڑ دیتا ہوں۔

اسباب مرض۔ سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا میلان ہے۔ جسکے معاون اسباب۔ صحت عمومیہ کی خرابی۔ پرانا سوء ہضم۔ قبض دائمی۔ شدید بخار۔ شراب نوشی۔ دماغی صدمہ وغیرہ ہیں۔

علامات مرض۔ علامات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ جسمانی اور دماغی۔ دماغی علامات کا باعث جسمانی حالت ہوتی ہے۔

جسمانی حالت۔ (۱) مریض کی صحت عمومیہ خراب ہوتی ہے۔ وزن کم ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رنگت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہوئی۔ چنانچہ آپکو اسی زمانہ سے جبکہ ابتدا دعویٰ مامور من اللہ ہونیکا شائع کیا ہے۔ دو مرضیں لاحق ہیں۔ جن میں سے ایک مرض جسم کے اوپر کے حصہ کی تھی۔ یعنی دوران سر۔ دردسر وغیرہ۔ اور ایک نیچے کے حصہ کی یعنی کثرت پیشاب۔ حضرت صاحبؑ نے ان امراض کے لئے دعا بھی کی۔ مگر جواب منع میں پایا۔ کیونکہ یہ مسیح موعودؑ کے لئے بطور خاص علامت کے تھیں۔ اور ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہو تاکہ اسکی غیر معمولی صحت بھی ایک نشان ہو*

انبیاءؑ کی قوت قدسیہ کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ ان کی بعثت سے دنیا میں ایک زلزلہ بپا ہوجاتا ہے اور مخالف وموافق دونو کی توجہ انکی طرف مبذول ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ہر طبقہ۔ ہر مذاق اور ہر علم وفن کے ماہر اپنے اپنے رنگ میں ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ نام نہاد طبقۂ علماء اگر حضرت صاحبؑ پر اعتراض کرکے مکذبین کی قدیم سُنت کو پورا کرکے تشابہت قلوبھم کے عملاً مصداق ہوئے۔ تو اطباء اور حکماء کا طبقہ بھی ان سے الگ نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایک اعتراض کر ہی دیا بعض نے تو حضرت صاحبؑ پر مراق ہسٹیریا۔ اور مرگی کا اعتراض کرکے امریکہ کے مشہور سائیکالوجسٹ میکڈانلڈ (جس نے حضرت نبی کریمؐ پر مرگی کا اعتراض کیا ہے) کی سُنت کو پورا کردیا۔ اور اکثروں نے حضرت صاحبؑ کی تحریرات سے مراق کے مفہوم کو غلط سمجھ کر ان کی طرف مرض مالیخولیا کو منسوب کرکے اپنی جلد بازی اور نادانی پر مہر کردی۔ مگر یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ جو اعتراض آقا پر کیئے گئے تھے۔ وہی غلام پر دُہرائے جائیں۔ تاکہ ہر رنگ میں مسیح موعودؑ حضرت نبی کریمؐ کا کامل بروز اور ظل ہو سکے۔ پس ہم طبقۂ اطباء کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس مشابہت کو کامل کرنے میں پوری کوشش کی*

کچھ عرصہ ہوا۔ میری نظر سے ایک یونانی حکیم صاحب کا رسالہ "درد دل" گذرا۔ جسکے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ قابل حکیم حاذق صاحب نے حضرت اقدسؑ کی تحریر مندرجہ ضمیمہ اربعین نمبر ۳ اور ۴ مطبوعہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء کے حوالہ سے یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ کہ ان کو ایک سخت قسم کا مرض ذیابیطس تھا۔ جسکی تمام علامات۔ عوارضات اور نتائج ان میں موجود تھے۔ اور ان نتائج میں سے مرض مالیخولیا کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اخیر میں انہوں نے حضرت صاحب کی بعض تحریروں سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ ان کو واقعی مرض مالیخولیا تھا (نعوذ باللہ) چنانچہ انہوں نے مرض مالیخولیا کے اسباب اور علامات کو حضرت صاحبؑ کی تحریرات سے تطبیق دینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکستری ہوتی ہے۔

(۲) جلد خشک۔ پسینہ اور بالوں کی رطوبتیں کم ہوجاتی ہیں۔ بال خشک ہوجاتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں (یعنی کنگھی کرنے سے بیٹھتے نہیں)

(۳) مریض کا رنگ زرد ہوجاتا ہے۔ درجۂ حرارت قدرے کم ہوجاتا ہے۔

(۴) نبض کی حرکت تیز ہوتی ہے۔

(۵) اعضائے ہضم کی حالت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی کی شکایت عموماً رہتی ہے۔ مریض کا غذا کو دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔

(۶) قبض کا ہونا لازمی امر ہے۔ اور ایسی سخت اور دائمی ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ہاتھ سے پاخانہ نکالنا پڑتا ہے۔

(۷) پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔

(۸) عوام الناس کا عقیدہ ہے کہ مالیخولیا والے عموماً آنسو بہاتے رہتے ہیں۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ جسم کی رطوبتوں کے ساتھ آنسو بھی کم ہوجاتے ہیں۔

(۹) مردوں میں عموماً نامردی پیدا ہوجاتی ہے (کیونکہ لذت جماع کا ان کی متفکر اور مغموم حالت کے ساتھ جوڑ نہیں ہوتا)

(۱۰) سردرد کی شکایت بالعموم نہیں ہوتی۔ ہاں مریض سر کی چوٹی پر بوجھ سا محسوس کرتا ہے۔

(۱۱) مریض کو بیٹھنا۔ چلنا اور لیٹنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کھڑا رہتا ہے۔ اسکے کھڑا ہونے کی طرز نرالی ہوتی ہے۔ سر اور دھڑ آگے کو جھکا ہوا۔ اور سر میں اور گھٹنوں میں خم ہوتا ہے۔ بازوؤں کو جانب کے ساتھ ملایا ہوا ہوتا ہے۔ اور کہنی پر زاویہ قائمہ ہوتا ہے۔

(۱۲) چہرے کی حالت بہت نمایاں ہوتی ہے۔ چہرے سے غم اور فکر کے آثار بالکل واضح ہوتے ہیں۔ ہر وقت پیشانی پر بل پڑے رہتے ہیں۔ جسم کے تمام جوڑ سخت معلوم ہوتے ہیں۔ مریض جسم کے بڑے جوڑوں کی حرکت نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا مصافحہ کرنے کا طریق عجیب ہوتا ہے۔ عام لوگ مصافحہ کرتے وقت کندھے اور بازو کو حرکت دیتے ہیں۔ مگر مالیخولیائی مریض کلائی کی حرکت سے مصافحہ کرتے ہیں۔ مریض آہستہ آہستہ چلتا ہے۔ چلتے وقت مریض ہاتھ کو حرکت نہیں دیتا۔ اور زیادہ حرکت گھٹنوں میں ہوتی ہے۔ معمولی تنفس میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ مگر مریض بالارادہ لمبا سانس نہیں لے سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۳) مریض لیٹے اوپر سے دانت نہیں دکھا سکتا۔ مریض کی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

(۱۴) آواز کمزور ہو جاتی ہے۔ اور دور تک نہیں پہنچ سکتی۔ بعض حالتوں میں بالکل بند ہو جاتی ہے۔

(۱۵) مریض گفتگو میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اور گفتگو شروع کرنا اسکے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔

(۱۶) سوال کا جواب آہستہ دیتا ہے۔ اور ٹھہر کر جواب دیتا ہے۔ جواب کو جسقدر ہو سکے مختصر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ تحریر کا کام بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ اسکی تحریر کی مشابہت بچّوں کے خط سے ہوتی ہے۔

دماغی علامات۔ ۱۔ جلد کی حس درست ہوتی ہے۔ مریض ارد گرد کی چیزوں کو دیکھتا اور انکی کیفیت اور انکے استعمال کو سمجھتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے نظارے۔ مریض کو نظر نہیں آتے اور نہ ہی فضا میں فرضی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ قوت ارادی سلب ہو جاتی ہے۔ خارجی تحریکوں کا جذبات پر اثر نہیں ہوتا۔ مریض اپنی توجہ کو بالارادہ اپنے نہایت اہم کاموں کی طرف بھی مبذول نہیں کر سکتا۔ قوت ارادی اس حد تک کمزور ہو جاتی ہے کہ مریض کے وہ افعال جو بوجہ عادت ہو جانے کے طبیعت ثانی ہو چکے تھے وہ بھی ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔ مریض کے جذبات و احساسات مر جاتے ہیں۔ اسکے ساتھ مذاق کرو وہ نہیں ہنستا۔ اسکو کہو کہ تمہاری پیاری بیٹی مر گئی ہے، وہ نہیں روتا۔ مریض کی تمام خواہشات مٹ جاتی ہیں۔ اسکا کھیل کھیلنے کو جی نہیں چاہتا نہ سوشیل تعلقات اور نہ مخصوص تعلقات قائم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ بعض دفعہ مالیخولیا کے شدید حملہ کے وقت مریض کی صفائی کی حس بھی مر جاتی ہے۔ اور وہ گندگی اور پلیدی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ مریض کو نیند مشکل سے پڑتی ہے۔ آنکھ کھلنے پر اسکی حالت زیادہ ضعف اور سستی کی ہوتی ہے۔ اور طبیعت مرجھائی ہوئی رہتی ہے۔ مریض کو منذر خوابیں اکثر آتی ہیں۔ مریض کے سونے کا وقت معین ہوتا ہے۔ اور وہ اکثر رات کے پچھلے حصہ میں سوتا ہے

تمام مالیخولیائی اوّل درجہ کے خودکشی کرنیوالے ہوتے ہیں۔ ذرا موقع مل جائے تو فوراً خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہیں (اسلئے انکو تنہائی میں نہیں چھوڑا جا سکتا)

مریض خیال کرتا ہے کہ اسکی روح مردہ ہو گئی ہے۔ اس سبب سے اسکے دل میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے۔ کہ خدا نے مجھ کو بھلا دیا ہے۔ ناراض ہو کر چھوڑ دیا ہے۔ میں ملعون ہو گیا ہوں۔ اور میں نے ناقابل معافی گناہ کیا ہے۔ اسلئے میں اس دنیا میں رہنے کے قابل نہیں رہا۔ اور اسی دنیا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی دوزخ کی سزا بھگت رہا ہوں۔ یہ تو اُن لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ جو اپنی مرض کا باعث اپنے خود ساختہ اعمال کو سمجھتے ہیں۔ مگر بعض مریض یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہماری خستہ حالت کا باعث دوسرے لوگ ہیں۔ اس لئے وہ ان کے متعلق طرح طرح کے خیال دل میں لاتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ میرے مارنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ جاسوسی کرتے ہیں۔ میرے قتل کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور تمام دنیا اس سازش میں شامل ہے وغیرہ وغیرہ۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ شیشے کے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے جسم کو خم نہیں دیتے مبادا کہ ٹوٹ جائیں۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ انکا جسم مکھن کا بنا ہُوا ہے۔ اس لئے وہ آگ کے قریب جانے سے ڈرتے ہیں۔ مبادا کہ پگھل جائیں۔ غرضیکہ طرح طرح کے ایسے خیال ان کے دل میں آتے ہیں جنکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اور واقعات انکی تصدیق نہیں کرتے۔

انجام مرض۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو چھ ماہ کے اندر مرض پرانا ہو جاتا ہے۔ اور پھر علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر مریض کا ہاضمہ درست ہو جائے اور علاج کی طرف فوراً توجہ ہو۔ تو صحت کی امید کی جا سکتی ہے ✣

جنون کے عام اسباب اور مرض مالیخولیا کی تشریح اور جسمانی اور دماغی علامات لکھے چکنے کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ میں وہ علامات پائی جاتی تھیں۔ جو اس مرض میں بالعموم دیکھی جاتی ہیں۔ اگر تو اس مرض کی خاص علامات آپ میں موجود ہوں۔ تو ہمیں ماننے میں عذر نہ ہوگا۔ لیکن اگر اس مرض کی تمام علامات کا حضرت مرزا صاحبؑ میں نام ونشان نہ پایا جاتا ہو۔ بلکہ تمام باتیں اسکے بالکل برعکس ہوں۔ تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ حکیم صاحب نے محض ضد و تعصب کی وجہ سے ان علامات کو حضرت صاحبؑ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

جنون کے عام اسباب میں سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہُوا میلان ہے۔ جس کے متعلق بتا چکا ہوں۔ کہ حضرت اقدسؑ کے خاندان میں کسی عصبی مرض کا وجود ثابت نہیں ہے جبکہ آپ کو یہ مرض ورثہ میں نہیں ملا۔ اور حکیم صاحب خود معترف ہیں کہ یہ مرض آپکا پیدا کردہ ہے۔ مگر ہمیں اسکا کوئی سبب نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جتنے بھی مختلف اسباب جنون کے ہیں ان میں غالب پہلو اسی بات کا ہے کہ پہلے ورثہ میں ملا ہُوا میلان ہو۔ یعنی دماغ میں نقص موجود ہو۔ پھر دماغی محنت۔ غم فکر اور مذہبی مطالعہ اور باریک بینی وغیرہ جنون پیدا کرنے میں ممد ہو سکتے ہیں جن لوگوں کو سیدنا حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا صاحب علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ اور وہ آپکی پرائیویٹ اور پبلک لائف سے واقف ہیں۔ وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتے کہ حضرت صاحبؑ کو نعوذ باللہ کوئی دماغی نقص تھا۔ اس سے بڑھکر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی سیرت و خلق ذاتی کے مطالعہ کے بغیر اس کی دماغی حالت کے متعلق ایک صریح غلط فتویٰ دیدیا جائے۔ اب مَیں حضرت صاحبؑ کی زندگی کے حالات کو مالیخولیا کی جسمانی اور دماغی علامات کے مقابل میں رکھکر آپکو بتاتا ہوں کہ ہمارے مخالف اطباء نے کہاں تک انصاف سے کام لیا ہے۔

(۱) جسمانی علامات ۱۔ مالیخولیا کے مریض کا وزن کم ہوتا جاتا ہے۔ حضرت اقدسؑ کا وزن کم نہیں ہوتا گیا تھا۔

۲۔ چہرہ کی رنگت خاکستری ہو جاتی ہے۔ جلد خشک رہتی۔ بال خشک رہتے ہیں۔ اور کھڑے رہتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ کا چہرہ نہایت خوشنما تھا۔ جلد ملائم تھی۔ بال نہایت خوبصورت اور نرم تھے۔ جو مالیخولیا میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔

۳۔ مریض کو بھوک نہیں لگتی۔ اور غذا کو دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ حضرت صاحبؑ کو بھوک باقاعدہ لگتی تھی اور کبھی غذا سے نفرت نہ ہوئی۔ پھر مالیخولیا میں قبض دائمی کا ہونا ایک لازمی امر ہے مگر حضرت صاحبؑ کو کبھی قبض کی شکایت نہ ہوئی۔ بلکہ اسکے برخلاف اکثر اسہال کی شکایت رہتی تھی۔

۴۔ اس مرض میں نامردی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحبؑ کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔ بلکہ اسکے برخلاف اللہ تعالیٰ نے بشارت کے بعد اولاد دی۔✥ پھر مریض کے لئے چلنا۔ بیٹھنا اور لیٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ اکثر کھڑا رہتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ میں کوئی ایسی بات نہ پائی جاتی تھی۔ آپ موقع و محل کے مطابق۔ چلتے بیٹھتے۔ لیٹتے اور کھڑے بھی ہوتے تھے۔

۵۔ مالیخولیا کے مریض کے چہرے کی حالت بہت نمایاں ہوتی ہے۔ یعنی پیشانی پر ہر وقت بل پڑے رہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص سخت مغموم اور متفکر ہو۔ حضرت صاحبؑ کے چہرہ کے متعلق کوئی ایسی بات ثابت نہیں۔ آپکا چہرہ ہر وقت ہشاش بشاش رہتا تھا۔ اور پیشانی سے باوجود سخت مشکلات اور مصائب کے بھی غم اور فکر کے آثار ظاہر نہ ہوتے تھے۔ (بلکہ یہاں تک کہ دوسرے لوگ اگر مغموم ہوتے اور آپکی مجلس میں آکر بیٹھتے تو انکا غم فوراً دور ہو جاتا) نیز لب مبارک پر ہر وقت تبسم کی

✥ حاشیہ۔ واضح ہو کہ عارضی طور پر بوجہ عصبی ضعف کے کمزوری محسوس کرنے کا نام نامردی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے بھی بعض جگہ لکھا ہے کیونکہ ظاہری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے مریض بعض دفعہ ایسا خیال کر لیتا ہے جس کی واقعات تردید کر دیتے ہیں۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت رہتی تھی۔

۶۔ مریض کے بڑے جوڑ حرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ مصافحہ کلائی کی حرکت سے کرتا ہے مگر حضرت صاحب مصافحہ کرتے وقت بازو کو پوری حرکت دیتے تھے۔

۷۔ مالیخولیا کا مریض آہستہ آہستہ چلتا ہے۔ اور چلتے وقت صرف گھٹنے حرکت کرتے ہیں۔ مگر حضرت صاحبؑ کے حالات اسکے بالکل برعکس ہیں۔ آپ پیدل چلنے میں نہایت تیز گام تھے۔ یہاں تک کہ بعض نہایت سُبک رفتار نوجوان بھی ساتھ نہ چل سکتے تھے۔ اور اکثر دفعہ حضورؑ پانچ پانچ چھ چھ میل پیدل سیر کیا کرتے تھے۔

۸۔ مریض کی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کی نظر باوجود عارضۂ کثرت پیشاب کے پھر بھی اخیر عمر تک درست رہی۔ اور نہ صرف یہ کہ عینک کی ضرورت نہ پڑی بلکہ جوانی کی طرح نظر تیز ہو گئی تھی۔ یہ اس دُعا کا نتیجہ تھا۔ جس کے لئے الہام ہُوا تھا۔ نزلت رحمة علیٰ ثلٰث۔ العین وعلی الاخریین۔

۹۔ ایک اور علامت مالیخولیا کی یہ ہے کہ مریض کی آواز مدھم ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ بالکل بند ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کی آواز بہت بلند تھی۔ اور گھنٹوں تقریر کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دوستوں کا بیان ہے۔ کہ تقریر کے دوران میں آواز اتنی بلند ہو جاتی تھی۔ کہ بعض دفعہ اگر مسجد مبارک میں حضورؑ تقریر کرتے تھے۔ تو آواز بہشتی مقبرہ کے باغ تک سنائی دیتی تھی۔

۱۰۔ پھر مریض مجلس میں گفتگو میں حصہ کم لیتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ تو گھنٹوں اپنے اصحاب کے حلقے میں بیٹھے گفتگو کرتے رہتے تھے۔

۱۱۔ مالیخولیا کا مریض سوال کا جواب بہت آہستہ اور مختصر سا دیتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ موقع اور محل کے مطابق جواب کی وضاحت کرتے اور خوب ذہن نشین کرا دیتے تھے۔

۱۲۔ ایک اور بیّن علامت مالیخولیا کی یہ ہے کہ مریض تحریر کا کام نہیں کر سکتا۔ مگر حضرت اقدسؑ کی تحریروں کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ ۸۴ کے قریب بڑی بڑی کُتب اُردو۔ فارسی۔ اور فصیح عربی میں لکھیں۔ جنکی باوجود انعامی چیلنج کے مخالفین آجتک نظیر نہیں لا سکے۔ پھر تحریر میں بھی اتنی سرعت تھی۔ کہ بعض دفعہ ایک دن میں دو دو جزو تصنیف کتاب اپنے ہاتھ سے تحریر کر لیتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ب) **دماغی علامات** جسقدر بھی دماغی علامات مالیخولیا میں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو حضرت صاحبؑ میں پائی جاتی ہو۔

(۱) مثلاً یہ کہ مریض کی قوت ارادی سلب ہو جاتی ہے۔ اور اہم کاموں کی طرف توجہ نہیں دے سکتا۔ مگر یہ سب باتیں آپ میں مفقود تھیں حضرت صاحبؑ نے اپنی زندگی میں شمع اسلام کو دوبارہ منور کرنے کے اہم فرض کو بخوبی سر انجام دیا۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کے ایسے جواب دیئے۔ کہ اس کی نظیر اس زمانہ میں ملنی ناممکن ہے۔

(۲) لکھا ہے کہ مریض کے جذبات پر خارجی واقعات کا اثر نہیں ہوتا مثلاً مزاح اور غم کی خبر وغیرہ۔ مگر حضرت صاحبؑ اپنے احباب کے حلقہ میں اکثر مزاحِ پاکیزہ میں حصہ لیتے اور خوشی اور غمی کے واقعات کا آپؑ پر اثر ہوتا تھا۔ (جن کی تفصیل کے لئے بہت وقت چاہیئے)

(۳) پھر مالیخولیا والے کو نیند نہیں آتی اور وہ رات کے پچھلے حصے میں سوتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ گو کم سوتے تھے۔ مگر آپکو بے خوابی کا عارضہ نہ تھا۔ نیز آپؑ رات کے پہلے حصے میں سوتے تھے اور پچھلے وقت نماز تہجد کے لئے اُٹھا کرتے تھے جو مالیخولیا کے بالکل برعکس ہے۔

(۴) اسکے علاوہ مالیخولیا والوں کو منذر خوابیں اکثر آتی ہیں۔ مگر حضرت صاحبؑ کو اکثر مبشر خوابیں آتی تھیں جن میں اپنی کامیابی۔ خاندان کی ترقی سلسلہ کی بہبودی اور مخالفوں کی تباہی اور بربادی کی خبریں ہوتی تھیں۔ اور جن کی اللہ تعالیٰ کے فعل نے تائید بھی کر دی۔

(۵) مالیخولیا والے اوّل درجہ کے خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ نے باوجود اس بات کے آپکو کئی دفعہ خلوت کا موقع ملتا تھا۔ کبھی خودکشی کی کوشش نہ کی۔ (نعوذ باللہ منہا)

(۶) مالیخولیا والے خیال کرتے ہیں کہ انکی روح مردہ ہو گئی ہے۔ اور خدا نے انکو چھوڑ دیا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کی حالت اسکے بالکل برعکس تھی۔ آپکا تعلق خدا سے بہت گہرا تھا آپکو خدا کی طرف سے بشارتیں ملتی تھیں۔ جن کی واقعات نے یعنی خدا کے فعل نے تائید کر دی۔

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ حکیم صاحب نے بعض علامات مالیخولیا کی بالکل غلط اور فرضی لکھ دی ہیں (اگر انکی نیت درست ہے تو پھر یہ کمی علم کا نتیجہ ہے)۔ مثلاً یہی کہ مریض پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ اب یہ علامت یقیناً مالیخولیا کی نہیں ہے۔ بلکہ اسکے برعکس مریض یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں خدا سے دور ہو گیا ہوں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض جسقدر باریک سے باریک نظر سے بھی حضرت صاحب کی تحریروں تقریروں اور آپ کی پرائیویٹ اور پبلک لائف کا مطالعہ کیا جائے۔ ہمیں ایک علامت بھی آپ میں ایسی نہیں ملتی جو مالیخولیا والے مریضوں میں پائی جاتی ہو۔ بلکہ تمام اس کے برعکس ہیں۔ پس ان حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے سیدنا مرزا صاحبؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپکو نعوذ باللہ مالیخولیا تھا سراسر ظلم اور افترا ہے۔ پس اوّل تو مَیں نے ثابت کر دیا تھا۔ کہ حضرت صاحب کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ یا کم سے کم اس قسم کا نہ تھا۔ جس کی علامات اور عوارضات اور نتائج کا ذکر حکیم صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اسلئے اسکے نتیجہ میں آپکو مالیخولیا نہ ہو سکتا تھا۔ اور اسکے بعد مَیں نے آپکی زندگی کے واقعات سے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی بھی علامت آپؑ میں ایسی نہ پائی جاتی تھی جس سے آپکی دماغی حالت کے متعلق کوئی شبہ ہو سکے۔ پس ثابت ہُوا کہ حضرت صاحبؑ کی طرف مالیخولیا منسوب کرنا ایک جھوٹا دعویٰ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت صاحبؑ کو نہ مرض ذیابیطس شکری تھا۔ اور نہ کوئی دماغی مرض۔ تو پھر جن بیماریوں کا آپؑ نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے وہ کیا تھیں۔ اور انکے کیا اسباب تھے۔

واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ دردسر۔ کمی خواب۔ تشنج دل اور بدہضمی۔ اسہال۔ کثرتِ پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ جس کا نام انگریزی میں Nervous Exhaustion نروس ایگزاسشن رکھا جا سکتا ہے۔ اور اس ضعف کا اصل باعث کثرتِ دماغی کام۔ سخت محنت۔ کثرتِ افکار۔ اور قوم کی اصلاح کا غم تھا۔ ورنہ حاشا و کلّا آپکو کوئی خاص بیماری نہ تھی۔ جس کا نام ہم ذیابیطس یا کوئی دماغی مرض رکھ سکیں۔ اور یہ سب عصبی کمزوری کی مختلف علامات تھیں۔ جو مختلف اعضاء کے ذریعہ ظاہر ہوتی تھیں✤۔ (تفصیل کے لئے دیکھو

✤ حاشیہ۔ ایک شخص ہر وقت دماغی کام میں مصروف رہنے کے باعث دردِ سر دورانِ سر اور کمی خواب کی اگر شکایت کرے۔ تو ان علامات کو کسی دماغی مرض کا نتیجہ قرار دینا جہالت ہے کیونکہ یہ تو عصبی طاقت کے خرچ ہو جانے کا طبعی نتیجہ ہیں۔ اسکی مثال تو ایسی ہی ہے۔ کہ ایک شخص دس میل روزانہ سفر کر کے سخت تھک جائے اور حکیم صاحب کے پاس آکر بیان کرے کہ مجھ کو رات کے وقت ٹانگوں میں سخت درد محسوس ہوتا ہے۔ تو حکیم صاحب بغیر تشخیص مرض فتویٰ دیدیں۔ کہ اسکو آتشک ہے۔ کیونکہ رات کے وقت ہڈی کا درد بہی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور ہڈی کے درد کا باعث عموماً مرض آتشک ہی ہُوا کرتا ہے جند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراق کی حقیقت۔ ریویو اُردو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء) نیز ان علامات کا تعلق چونکہ دماغی کام سے تھا۔ اس لئے یہ علامات وفات کے دن تک ساتھ رہیں۔ کیونکہ آپ بستر مرگ پر بھی تبلیغ کے اہم فرض کی ادائیگی پر کمربستہ رہے۔ جن لوگوں کو حضرت صاحبؑ کی مصروفیتوں اور آپکی دماغی محنت کا علم ہے۔ انکو معلوم ہے کہ حضرت صاحبؑ کیوں ہر وقت بیمار رہتے تھے۔ آپکی خرابیٔ صحت اور عصبی ضعف کے دو بڑے سبب تھے۔ اوّل۔ کثرت دماغی محنت۔ تفکّرات۔ قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے۔ غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوءِ ہضم اور اسہال۔ حضرت صاحبؑ اکثر وقت دماغی کام (تحریر۔ تصنیف۔ تقریر اور وعظ) میں لگے رہتے تھے۔ تحریر و تقریر کا کام کرنے والوں کو خوب معلوم ہے۔ کہ چند منٹوں کی تقریر یا چند صفحوں کی تحریر کیلئے کتنا دماغ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر حضرت صاحبؑ کے سامنے تو تمام دنیا کے مخالف تھے جنکا علمی رنگ میں مقابلہ کرنا تھا۔ اور قلمی جہاد کرنا تھا جن لوگوں کو حضرت اقدسؑ کی مصروفیت کا عینی مشاہدہ ہے۔ وہ ہرگز اس بیان کو مبالغہ پر مبنی نہ سمجھیں گے کہ حضرت صاحبؑ نے جسقدر کام اپنی زندگی میں کیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیس آدمی بھی ملکر اتنا کام نہ کر سکتے تھے۔ اوّل تو تقریر و تحریر کے کام میں بھی بہت دماغی طاقت خرچ ہو جاتی ہے مگر آپکو اسکے ساتھ قوم کا غم اور اسکی اصلاح کا فکر دن رات لگا رہتا تھا۔ جس سے اعصاب کو سخت ضعف ہو جاتا تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی قوم کی اصلاح کا بہت غم تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو قلب کی کیفیت کو خوب جاننے والا ہے اسکے غم اور فکر کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے یہی الفاظ دہرائے ہیں۔ اور آپکے غم اور قلبی تڑپ کو ظاہر فرمایا ہے۔

کثرت کام کی وجہ سے غذا میں بھی بد پرہیزی ہو جاتی تھی۔ اور عصبی طاقت کے کم ہو جانیکی وجہ سے ہاضمہ بھی درست نہ رہتا تھا۔ پس جسم کو طاقت ملنے کی بجائے اور بھی ضعف ہو جاتا تھا۔ مگر وہ خدا کا ہاتھ تھا جو آپکے پیچھے کام کر رہا تھا۔ اور جسکی مثال ہم ظاہر طب میں نہیں پاتے۔ عقل نہیں مان سکتی کہ کس طرح ایک شخص جو اتنی محنت کرتا ہو۔ اور قوم کا غم بھی ہو۔ اتنی معمولی غذا پر جو پوری طرح ہضم نہ ہو زندہ رہ سکتا ہے اور وہ جری اللہ تو نہ صرف زندہ رہا بلکہ دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ اور باوجود سخت تکالیف و مصائب اور مخالفت کے انپر فتح حاصل کی۔ پس اس زمانہ میں حضرت صاحبؑ کی غیر معمولی صحت بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ انکے لئے مسیح موعودؑ کی خاص علامات میں دو زرد چادریں بھی مقرر کر دی گئی تھیں۔ مگر افسوس کہ یہ علامات بجائے نشان ہونیکے ہمارے مخالفین کیلئے ٹھوکر کا موجب ہو گئیں۔ اور انکو اعتراض سوجھنے لگ پڑے۔ فَاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض شکوک کا ازالہ

مَیں یہ بتا چکا ہوں - کہ حضرت اقدسؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا - کیونکہ آپؑ کے وجود مبارک میں اس مرض کی علامات اور عوارضات کا وجود ثابت نہیں - اس پر شائد کسی کو شک گذرے کہ جب حضرت صاحبؑ نے خود تحریر فرمایا ہے کہ مجھ کو مرض ذیابیطس ہے - اور "پیشاب میں امتحان سے شکر پائی گئی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳ نشان نمبر ۱۶۶) تو ہمارا کیا حق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ آپکو یہ مرض نہ تھا - اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت صاحبؑ نے اپنی مرض کے لئے لفظ ذیابیطس عرف عام میں استعمال کیا ہے - نیز جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں - طبِّ یونانی کی تعریف کے مطابق کثرتِ پیشاب کو ذیابیطس کے نام سے ہی موسوم کرتے ہیں - اسی لئے حضرت اقدسؑ نے کثرتِ پیشاب کا نام ذیابطیس لکھا ہے - باقی رہا یہ سوال کہ حضرت اقدسؑ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے - کہ پیشاب میں شکر تھی - تو اس کے متعلق عرض ہے - کہ اوّل تو عارضی طور پر اخراج شکر کا نام ذیابطیس نہیں ہوتا - کیونکہ ایک دفعہ چینی زیادہ کھا لینے سے بھی عارضی طور پر پیشاب میں شکر نکل سکتی ہے - دوئم حضرت صاحبؑ جو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پیشاب میں شکر ہے - تو کسی کیمیاوی امتحان کے بعد نہیں - بلکہ اسی عام طریقِ تشخیص کے ماتحت جس کا مَیں ذکر پہلے کر آیا ہوں - اور امتحان سے مراد آپکی یہی ہے - کہ پیشاب پر چیونٹیاں بیٹھی تھیں - پھر عاجز نے لکھا ہے کہ ذیابیطس کا ایک نتیجہ مرض تپ دق بھی ہے - جو حضرت اقدسؑ کو نہ ہوا - مگر بعض احباب اور حضرت صاحبؑ کی کتاب نزول المسیح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کو ایک دفعہ مرض تپ دق ہوا تھا - گو یہ حوالہ تحقیق طلب ہے مگر مَیں اس کا جواب بھی دیئے دیتا ہوں - اوّل تو یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ کو تپ دق جوانی میں ہوا تھا - اور وہ دعویٰ سے پہلے کا واقعہ ہے - اور کثرت پیشاب کا عارضہ آپکو دعویٰ کے بعد شروع ہوا ہے - پس آپکا تپ دق ذیابیطس کا نتیجہ نہیں ہو سکتا - پھر اگر مان بھی لیا جائے کہ ذیابیطس کی موجودگی میں حضرت اقدسؑ کو تپ دق ہوا - تو یہ ایک معجزہ ہوگا کیونکہ حضورؑ کی تحریرات اور واقعات سے ثابت ہے کہ حضورؑ نے تپ دق سے کلّی صحت حاصل کی تھی اب طبّ کی تحقیق کے مطابق یہ ایک مسلّمہ بات ہے کہ ذیابیطس والوں میں زخم کو مندمل کرنے کی قوّت بہت کم ہوتی ہے - اسی واسطے پھوڑے پھنسیاں عموماً نکلتی ہیں - اور کار بنکل تو مریض کا خاتمہ ہی کر دیتا ہے - پس جب بیرونی زخم کا اس مرض میں مندمل ہونا محال ہے تو اندرونی زخم (تپ دق) کا اچھا ہونا بھی ناممکن ہے - غرضیکہ حضرت اقدسؑ کا تپ دق سے صحت پانا ایک معجزہ ہے جو ہمارے ہم پیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب اپنی مجموعی طاقتوں سے بھی ذیابیطس والے تپ دق کے مریض کو اچھا نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہُوا ہو تو کوئی نظیر لائیں۔

ایک اور اعتراض یہ ہے کہ اگر حضرت اقدسؑ کو یقین نہ تھا۔ کہ آپکو مرض ذیابیطس ہے۔ تو پھر آنکھوں کی بصارت (نزول الماء) کا کیوں خطرہ پیدا ہُوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ درست ہے کہ حضرت اقدسؑ کو یہ یقین نہ تھا۔ کہ آپکو مرض ذیابیطس شکری ہے۔ مگر کثرتِ پیشاب کا عارضہ تو ظاہر تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ کثرت پیشاب گردوں کے ضعف پر دلالت کرتا ہے اسکے علاوہ کثرتِ بول کا عارضہ عصبی امراض (ہسٹیریا) عصبی کمزوری وغیرہ) میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور عصبی کمزوری کا نتیجہ عموماً نزول الماء ہُوا کرتا ہے +

نبوّت اور جنون

مَیں یہ بتا چکا ہوں۔ کہ حضرت اقدسؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ اس لئے آپکو مرض مالیخولیا (نعوذباللہ) اسکے نتیجہ میں نہ ہو سکتا تھا۔ اسکے علاوہ سب سے بڑھ کر ثبوت اس مرض کی تردید میں یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ کے وجود باجود میں نہ صرف یہ کہ مرض مالیخولیا کی علامات کا نام و نشان نہ تھا۔ بلکہ علامات اسکے برعکس تھیں۔ مثلاً طرز گفتگو۔ تقریر۔ تحریر۔ نیند وغیرہ۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ مالیخولیا کے مریض میں مایوسی کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ مگر حضرت اقدسؑ میں اسکے برخلاف امید کا پہلو غالب تھا۔ آپنے جبکہ دنیا اسلام کے متعلق مایوس ہو چکی تھی۔ اور نصارٰی کے دجل سے مغلوب ہو کر اپنے عقائد کو چھوڑ رہی تھی یا انکی تاویلات کر رہی تھی۔ لوگوں کو للکارا کہ اٹھو۔ اور میرے ساتھ دامن وابستہ کر کے اسلام کو دوبارہ تازہ کرو۔ کیوں ہمت ہار رہے ہو کیوں مرتے جا رہے ہو۔ آؤ مَیں تم کو منزل مقصود تک پہنچاتا ہوں۔ اور نہ صرف یہ دعویٰ کیا بلکہ اپنے عمل سے ثابت بھی کر دیا۔ اب بتاؤ کیا یہ مالیخولیا والے کا کام ہو سکتا ہے اگر ہے تو ایسے مریض کی نظیر لاؤ جس کو مالیخولیا ہو۔ اور اس میں امید کا پہلو ایسا غالب ہو۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ ہمیشہ نبیوں کو مجنون کہتے چلے آئے ہیں۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ نبی کا اپنے مشن میں انہماک۔ یادِ خدا میں محویت۔ اور تبلیغ حق میں استغراق اسقدر بڑھا ہُوا ہوتا ہے۔ کہ سطحی نظر ڈالنے والوں کو وہ مجنون معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ مجنون میں بھی خیالات کا اجتماع ایک طرف ہو جاتا ہے۔ جو اسکی توجہ کو ہر وقت اپنی طرف مبذول رکھتا ہے۔ مگر ان دونو میں باوجود اس سطحی مشابہت کے ایک بہت بڑا فرق ہے۔ جس کو نظر انداز کرنے سے ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ناکام کوشش بھی کی ہے ؛

میری غرض اس مضمون کے لکھنے سے انکے رسالہ پر جرح یا انکی کتاب کا ترکی بہ ترکی جواب لکھنا نہیں بلکہ عام پبلک کے سامنے ایک محقق ڈاکٹر کی حیثیت سے حضرت صاحب کے امراض کی اصل حقیقت کو واضح کرنا ہے۔ عاجز نے ان امراض کی تحقیق میں ایک غیر جانبدار محقق کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ کی کتب کے مطالعہ اور خاندان نبوّت کے افراد سے انکی امراض کے متعلق بہت وضاحت کے ساتھ اور تنقیدی نظر سے ان کی علامات کے متعلق معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اور باقاعدہ جرح کرکے باریک سے باریک اور خاص سے خاص علامات پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے جس کے نتیجہ میں میں یہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جس وسعت قلبی۔ فراخ حوصلگی۔ جرأت اور مسرت کے ساتھ خاندان نبوّت کے بعض افراد نے میری تحقیق پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ حضرت اقدسؑ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے ؛

جہاں تک اس عاجز نے حضرت صاحب کی امراض کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ وہ نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپکو صحیح معنوں میں (یعنی طبّی اصطلاح میں) مرض ذیابیطس نہ تھا۔ حضرت اقدسؑ نے اپنی تحریروں میں جو لفظ ذیابیطس استعمال کیا ہے۔ وہ زبان کے عام محاورہ کے ماتحت ہے۔ جس سے آپکی مراد صرف کثرت پیشاب ہے۔ کیونکہ مرض ذیابیطس کی مخصوص علامات آپ میں (سوائے کثرت بول) نہیں پائی جاتی تھیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صرف کثرت پیشاب کا طب کی رو سے ذیابیطس نہیں کہا جا سکتا۔ اسلئے جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ کی مرض کثرت پیشاب کو مرض ذیابیطس سے صرف سطحی مشابہت تھی۔ کیونکہ اس مرض کی خاص علامات (جیسا کہ آگے چل کر ثابت کیا جائیگا) آپ میں مفقود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٰہی تصرف کے ماتحت ایک خاص عارضہ آپکو لگا دیا گیا تھا۔ جس کی باقی علامات آپ میں موجود نہ تھیں۔ اور جنکے اثرات کو بھی خاص ارادہ سے روکا گیا تاکہ آج کل کی تحقیقاتوں کے مقابل میں یہ بھی بطور ایک نشان کے ہو۔

پیشتر اس کے کہ میں اس مرض ذیابیطس اور مالیخولیا کی تشریح کرکے حضرت صاحب کی امراض کا ان سے مقابلہ کروں۔ تشخیص امراض کے متعلق ایک اصولی بات بتا دینا ضروری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی جب قوم کی گندی حالت اور انکی اخلاقی کمزوریوں کو دیکھتا ہے۔ تو وہ بالارادہ اپنی ساری توجہ کو دنیاوی مشاغل سے ہٹا کر اس اصلاح کے کام کی طرف لگا دیتا ہے۔ اس انتہائی انہماک اور استغراق اور اجتماع توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکو سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نبی کو اپنی توجہ پر پورا پورا اختیار ہوتا ہے اور وہ بالارادہ اسکو اور مشاغل کی طرف لگا سکتا ہے۔ مگر وہ نہیں لگاتا۔ کیونکہ قوم کی اصلاح کی اسکو فکر ہوتی ہے۔ اور گو اسکے جذبات اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر وہ ضبط اور اختیار سے باہر نہیں ہوتے۔ گویا دوسرے لفظوں میں نبی کے ایک طرف توجہ کرنیکا نتیجہ عصبی ضعف ہوتا ہے۔ اسکے برخلاف مجنون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اسکی توجہ عصبی کمزوری کی وجہ سے ایک طرف لگ جاتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو (جو عصبی امراض کی طرف میلان ورثہ میں لے چکا تھا۔ اور اسکا نظام عصبی متزلزل تھا) کسی ناکامی کے باعث صدمہ ہوا تو بوجہ عصبی ضعف کے (جو ورثہ یا بعض خارجی اسباب کے باعث اسکو ہوا تھا) اسکی ساری توجہ اس صدمہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ وہ توجہ کو ایک طرف لگانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اسکی قوت ارادی کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ اور اسکو اپنے جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔ اور اس نے اپنی توجہ کو نہ بالارادہ ایک طرف لگایا ہوتا ہے۔ اور نہ انکو وہ بالارادہ اس سے ہٹا سکتا ہے۔ مجنون کے بھی جذبات اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان پر قابو نہیں ہوتا۔ گویا دوسرے لفظوں میں مجنون کے عصبی ضعف کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکی توجہ ایک طرف لگ جاتی ہے۔ اور اسی اجتماع توجہ اور خیالات کی یکسوئی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بعض دفعہ ایسے کلمات مُنہ سے نکال دیتا ہے۔ جو پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ اجتماع توجہ دونو میں ہوتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی توجہ کو اور طرف بھی لگا سکتا ہے۔ اور اس اجتماع توجہ کا نتیجہ عصبی ضعف ہوتا ہے۔ مگر مجنون میں عصبی ضعف کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکی ساری توجہ ایک طرف لگ جاتی ہے اور یہ بالارادہ نہیں ہوتی۔ جذبات پر قابو بھی نہیں ہوتا۔ اور اپنی توجہ اور طرف لگانا اسکے اختیار سے باہر ہوتا ہے۔ پس اجتماع توجہ (کانسن ٹریشن) اور ضعف دونو میں ہوتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ مجنون کی یکسوئی کا باعث عصبی ضعف ہوتا ہے۔ اور نبی کی یکسوئی کا نتیجہ عصبی ضعف ہوتا ہے۔ اسکی مثال تو ایسی ہی ہے کہ آدھی رات کے وقت دو آدمی دوڑ رہے ہوں اور ایک ان میں سے چور ہو۔ اور دوسرا سپاہی۔ اب ان دونو میں دوڑنے کے لحاظ سے مشابہت ہے۔ مگر انکے نام مختلف ہیں۔ بعض حکماء کا خیال ہے کہ ذکی اور فہیم (جینیس) اور مجنون میں صرف ایک پردہ کا فرق ہوتا ہے۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دونو کی توجہ ایک طرف لگی ہوتی ہے اور خیالات میں یکسوئی ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ جینیس کی توجہ اعلیٰ دماغی طاقتوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور مجنون کی یکسوئی ضعف اعصاب اور قوت ارادی کی کمزوری کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ (Genius) جینیس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع توجہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دماغی قوتوں کے نشو نما میں ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ مگر مجنون کا اجتماع توجہ اسلئے ہوتا ہے کہ وہ دماغی طاقتوں کو دن بدن کھو رہا ہوتا ہے۔ اور قوّت ارادی کے سلب ہو جانے کے باعث جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔ ایک پردے کے فرق سے مراد یہ ہے کہ ذکی اور فہیم آدمی کی قوّت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ جو جذبات کو بے موقع نہیں ابھرنے دیتی۔ اور انکو قابو میں رکھتی ہے۔ مگر اسکو خطرہ بھی ہوتا ہے۔ کہ دیگر عصبی ضعف کے باعث جو اجتماعی توجہ کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ اسکی قوّتِ ارادی زیادہ کمزور ہو گئی تو اسکو بھی جذبات پر قابو نہیں رہیگا۔ اور وہ پاگل ہو جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض سخت ذہین۔ فہیم اور ذکی لوگ پاگل ہو جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السّلام بھی ذکی اور فہیم ہوتے ہیں۔ اور ان میں بھی اجتماع توجہ ہوتا ہے۔ اور ضعف بھی لازماً ہوتا ہے۔ مگر وہ چونکہ اللہ تعالیٰ (جو سب دماغی طاقتوں کا دینے والا ہے) کے ہاتھ میں مشین کی طرح ہوتے ہیں۔ اسی لئے انکے دماغی قویٰ کی نشو و نما اور اسکا استعمال وہ اپنے خاص ارادہ سے کرتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی دماغی طاقتیں باوجود سخت انہماک اور استغراق کے حدِّ اعتدال سے تجاوز نہیں کرتیں۔

انبیاء علیہم السّلام کے متعلق جو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ انکو مرض ہسٹیریا ہوتا ہے۔ اسکی بھی یہی وجہ ہے کہ جس طرح ہسٹیریا والوں کے جذبات اُبھرتے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح انبیاءؑ کے بھی جذبات ابھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اوّل الذکر کو انپر قابو نہیں ہوتا۔ نبی کو قابو ہوتا ہے۔ پس یہ محض ایک سطحی مشابہت ہے۔ تیز تند جذبات کی مثال انجن کے بوآئیلر (Boiler) کی ہے۔ اور قوّت ارادی کی مثال بریک کی۔ بوآئیلر کا کام ہوتا ہے۔ انجن کو چلانا۔ اور بریک کا کام ہے۔ روکنا انبیاء علیہم السلام نے چونکہ دنیا میں بہت بڑا اصلاح کا کام کرنا ہوتا ہے اس لئے انکے دماغی قویٰ کی تربیت اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتی ہے۔ پھر انکو جذبات (بوآئیلر) اور قوّت ارادی (بریک) دونو مضبوط دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ موقع و محل کے مطابق جہاں چاہتے ہیں انجن کو تیز کر دیتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں روک دیتے ہیں۔ مجنون کے جذبات تیز ہو جاتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ خود انکو تیز کرتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسکی قوّت ارادی کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں مجنون کی چونکہ بریک کمزور ہو چکی ہوتی ہے اس لئے اس کا انجن خود بخود تیز ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسکو بالارادہ روک نہیں سکتا۔ پس اس سطحی مشابہت کی وجہ سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ نبی مجنون ہے۔

مضمون کو ختم کرنے سے قبل مَیں غیر احمدی اطبّا سے ایک سوال کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ کفار جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اِنّکَ لمجنون کہتے تھے۔ کیا بلا وجہ کہتے تھے یا انکے پاس کوئی دلیل تھی۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ بلا وجہ مجنون کہتے ہوں۔ پس ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کیا علامات تھیں جن کی وجہ سے کفار آپکو مجنون (نعوذ باللہ) کہتے تھے۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو جب پہلی دفعہ وحی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو حضور ڈر گئے۔ اور بھاگے بھاگے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ اور فرمایا کہ مجھ کو سردی لگتی ہے۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ وحی ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلعم کا سر مبارک ایک صحابی کی ران پر تھا۔ تو حضورؐ کی پیشانی پر پسینہ آگیا۔ ہاتھ سُن ہو گئے۔ سردی لگنے لگی۔ اور صحابی کو ایسا معلوم ہُوا کہ اسکی ران ٹوٹ رہی ہے۔ پھر لکھا ہے ۔۔۔ ۔۔ ۔۔ کہ ایک دفعہ حضورؐ پرنور اونٹنی پر سوار تھے۔ اور وحی ہوئی۔ جسکے باعث قریب تھا کہ اُونٹنی نیچے دب جائے۔ پس یہی وہ علامات تھیں۔ جن کو دیکھ کر ظاہر بینوں کو جنون اور مرگی کا شبہ ہُوا تھا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہی علامات حضرت صاحبؑ میں تھیں جن کو دیکھ کر اب مثل کفّار کو مالیخولیا اور جنون کا شبہ ہُوا ہے۔ آقاؐ بھی مجنون اور غلامؑ بھی مجنون۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ مسیح موعودؑ نے حضرت نبی کریمؐ کا کامل بروز ہونا تھا۔

مغرب کے پادریوں نے کہا کہ (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مفتری (نعوذ باللہ) تھے۔ مگر جب لوگوں نے تعلیم کا مطالعہ کیا۔ اور اسکے برعکس نکلا۔ تو پھر پادریوں نے مشہور کر دیا کہ وہ مفتری تو نہ تھا۔ مگر اسکے دماغ میں نقص تھا مجنون تھا۔ یہی حالت ہمارے مخالفین کی ہے۔ جب کفر کے فتووں سے کام نہ چلا تو کہدیا کہ تعلیم تو اچھی ہے مگر ہیں مجنونانہ خیال۔ ان کی حالت تو اُس جلاہے کی سی ہے۔ جو فن سپاہ گری سے واقف نہ تھا۔ اور لڑائی میں شامل ہو گیا۔ وہاں اسکو زخم آئے۔ اور لہو جاری ہو گیا۔ جس سے تکلیف ہوئی۔ تو اپنا ہاتھ خون سے بھرا دیکھ کر کہنے لگا۔ یا اللہ خواب ہی ہو۔

دنیا مسیح موعودؑ کی تعلیم کی خوبیوں کا اعتراف کر رہی ہے۔ اور عصبی امراض کے محققین کے حلقوں میں اسکا بیج بویا جا چکا ہے۔ اور ایک عالم اس سے متأثر ہو رہا ہے۔ مگر ہمارے مخالف علماء اور اطباء ہیں۔ کہ وہ حضرت صاحبؑ میں جنون تلاش کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر معترضین کے مجنونانہ خیالات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ انکی حالت تو اس بھینگے کی ہے۔ جسکو دو دو نظر آتے ہیں۔ مگر اتنا نہیں دیکھتا کہ یہ اس چیز کا نقص نہیں اسکی اپنی آنکھ کا نقص ہے۔ اسی طرح ان بھینگوں کو ہمیشہ انبیاءؑ میں جنون نظر آیا۔ مگر کبھی اتنا نہ سوچا کہ یہ انکے اپنے ہی مجنونانہ خیال ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ ہمیں ان لاکھوں "عقلمندوں" سے ایسے مجنون زیادہ پیارے ہیں۔ جنہوں نے کہ دنیا کی کایا پلٹ دی۔ بخدا اگر ایسے مجنون دنیا میں چار پانچ اور پیدا ہو جائیں تو چند دنوں میں دنیا کو زیروزبر کر دیں۔ پس دنیا میں ایک نبی آیا اور لوگوں نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اسکو مجنون کہا۔ مگر وہ ان "عقلمندوں" سے ہزاروں گنا زیادہ خدمت اسلام کر کے دنیا سے بامراد رخصت ہُوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کو مسیح موعودؑ کی دو زرد چادروں کی حقیقت اور انکی حکمت اور غیر معمولی اثرات کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان پر مسلمانوں کا اثر

(شری یُت مکندی لعل بی۔ اے (آکسن) ایم ایل سی بیرسٹر)

مندرجہ ذیل مضمون ہمارے دوست ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر نے ہندی رسالے سے ترجمہ کیا ہے اس میں ان متعصب جوشیلے ہندوؤں کا جواب ہے جو اسلامی عہد حکومت کو تہذیب و ترقی و علم کا دشمن و مخالف مشہور کرتے ہیں۔ ان کے لئے بہترین جواب انہی کے بھائی بند کا یہ مضمون ہے جس میں فراخ دلی کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے کہ اسلامی عہد حکومت۔ اپنی ہندو رعایا اور تمام اقوام کے لئے موجب رحمت و برکت تھا۔ (ایڈیٹر)

محمود وسطی زمانہ کا سب سے بڑا فاتح اور بہادر تھا۔ اور ہندوستان پر اس کی چڑھائی دنیا کے لئے مفید ہی ہوئی۔

ہندوستان کا دروازہ حقیقت میں اسی نے کھولا راجپوت راجاؤں کے گھمنڈ کو اس نے توڑا پھوٹ اور باہمی عداوت کا سبق انہی نے پڑھا تھا۔ (؟) ہندو اور اسلامی تہذیب کا مقابلہ اسی کے وقت ہُوا۔ دنیا ہندی تہذیب سے بے خبر نہ تھی۔ میگستھینز یونانی زبان میں ہندوستان کے متعلق کئی کتابیں لکھ جا چکا تھا۔

اشوک کے بھکشو غیر ممالک میں بدھ دھرم کی تبلیغ کے لئے پہنچ چکے تھے۔ فاہیان اور ہیون سانگ ہندوستان کی سیاحت کر چکے تھے۔ مگر تو بھی اب تک ہندی علوم اور دیگر شاستروں کی اشاعت دنیا میں کم ہوئی تھی۔ محمود کے ساتھ لاثانی فاضل البیرونی آیا۔ اس نے ہندوؤں کی تہذیب ان کے شاستروں اور علم الٰہیات کا ایسی عمدگی سے مطالعہ کیا کہ آج تک کسی بھی غیر ملکی نے نہ کیا ہوگا۔ اس نے ہندوستان کی تواریخ۔ شاستر اور دیگر علوم کے بارہ میں ۲۳ کتابیں عربی زبان میں لکھیں۔ البیرونی کی "کتاب الہند" ایک شہرہ آفاق کتاب ہے۔ ہمارے ملک پر حملہ جات اسلامی کے پھلوں میں یہ سب سے بہتر پھل ہے۔

مصوری۔ دستکاری اور فن تعمیر مصوری اور دستکاری میں ہندوستان زمانہ قدیم سے ہی مشہور رہا ہے۔ یہاں کے ہندو راجہ مصوری اور دستکاری کے بہت شائق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دلدادہ تھے۔ یہاں تک سمدر گپت نے اپنے سکّے پر جو تصویر کھدوائی تھی اس میں وہ ایک ہاتھ میں بین لئے نظر آتا ہے۔ ہندو راجاؤں کا روپیہ دستکاری کی ترقی اور اسی طرح مٹھ اور محلّات کی تعمیر میں صرف ہوتا تھا۔

اسی طرح نو وارد مسلمان بادشاہوں نے بھی دستکاری کی طرف خوب دھیان دیا۔ انہوں نے ہندو کاریگروں اور مصوّروں کو نوکر رکھا۔ اور اُن سے نئے نئے محل۔ مسجدیں اور مقبرے وغیرہ بنوائے ہندوستان میں فنِ تعمیر کا نیا باب شروع ہوا۔ اور آج کل کے جو مشہور عالم محل مسجدیں۔ مقبرے اور قلعے وغیرہ ہندوستان میں نظر آتے ہیں وہ اسلامی تہذیب ہی کا پھل ہیں۔ ... ہماری نگاہ میں سب سے بڑا اثر اسلامی حکومت کا ہندوستان کی مصوّری اور فنِ تعمیر پر پڑا۔ اور اُس سے فائدہ ہی ہوا۔ ہندوؤں کا فنِ مصوّری قریباً مفقود ہی ہوچکا تھا نئے نئے محل۔ قلعے اور بڑی بڑی عمارتیں۔ بُت اور مندر بننے بند ہو چکے تھے۔ اگر مسلمان یہاں نہ آتے تو یہ ہُنر ہندی قطعی مفقود ہو جاتی۔

لٹریچر لٹریچر کی ترقی بھی مسلمانوں ہی کے عہد میں بہت ہوئی۔ البیرونی نے جو احسان دنیا اور ہندوستان پر لٹریچر کے ذریعہ کیا اس کا ذکر ہم مختصراً پہلے کرچکے ہیں۔

کئی مسلمان بادشاہ خود بھی صاحبِ تصنیف تھے اور ان میں سے اکثر کے درباروں میں کئی ایک ادیب اور شاعر رہتے تھے اس زمانہ کے مشہور مسلمان ادیب حسن دہلوی۔ منہاج السراج ضیاء برنی اور مولانا عمرانی تھے۔ کئی مسلمان پنڈت سنسکرت کے بھی بڑے فاضل تھے۔ سنسکرت میں قومی اور مذہبی لٹریچر کی اسوقت بڑی ترقی ہوئی۔ کئی اعلیٰ پایہ کے ناٹک بھی لکھے گئے۔ رامانج کا برہم سوتر بارتھ سارتھی مشر کی کرم میمانسا۔ جے دیو کا گیت گووند جے سنگھ سوری کا ہمیر مدمردن اور جیسن شاہ کے وزیر روپ گوسوامی کے للت مادھو کی تصنیف اس زمانہ میں ہوئی۔ وِگیانیشور کی متاکھرا اور جیموت واہن کے دائے بھاگ بھی اس زمانہ میں لکھی گئیں۔ کلہن نے اپنی مشہور تواریخ بھی اسلامی عہد میں ہی تصنیف کی۔ جین مذہب کے عالموں نے بھی کئی کتابیں لکھیں جن میں سے مشہور مصنّف ہیم چندر ہے۔

ہندی زبان ہندی زبان کی تنظیم اسلامی عہد میں ہوئی۔ اسوقت کے مسلمانوں میں سب سے مشہور فاضل امیر خسرو کی تصانیف میں ہندی کے کئی لفظ پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے عربی کی طرح ہندی کو بھی ایک اعلیٰ درجہ کی زبان تسلیم کیا ہے۔ انکی رائے تو یہاں تک تھی کہ ہندی ایران کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشہور شہر رائے (؟) اور روم کی زبان (یعنی اعلیٰ درجہ کی فارسی) سے بھی اچھی ہے۔ ان کی رائے میں ہندی عربی کی طرح باقاعدہ زبان تھی۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہندی استعارات و مجازات سے مزین ہے۔

اسوقت ہندی زبان کی ترقی کا ایک باعث اور بھی تھا۔ اور وہ یہ کہ اس زمانہ میں اعلیٰ پایہ کے عالم اور مذہبی پیشوا پیدا ہوئے۔ نام دیو نے مرہٹہ ہونے پر بھی کئی بھجن ہندی میں لکھے۔ رامانند نے اپنے بھگتی مارگ کا پرچار ہندی میں ہی کیا۔ رامانند کے سب سے مشہور شاگرد نے اپنے اپدیس "ساکھی" اور "رمینی" نام کی مشہور کتابوں کو ہندی میں ہی لکھا۔

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ہندی کی اشاعت میں سب سے زیادہ کام جس نے کیا وہ کبیر تھا۔ کبیر کا مذہبی اور پُر نصیحت کلام ہندی کے ذریعہ ہی لوگوں تک پہنچا۔ گورو نانک نے اس زمانہ میں سکھ مذہب کی تبلیغ ہندی ملی پنجابی میں کی گرنتھ صاحب اسی زبان میں ہے۔

اسی طرح ودیاپتی ٹھاکر نے اپنے پاری جات ہرن۔ رکمنی پرنیہ کے ذریعہ ہندی کی اشاعت کی

مقامی زبانیں

بنگال میں بھی اس وقت لٹریچر کی بڑی ترقی ہوئی کیرت واس کی بنگلہ رامائن چودھویں صدی میں سنسکرت سے بنگلہ میں ترجمہ ہوئی۔ نصرت شاہ کے ایک درباری ملی گھر وشو نے بھاگوت کے دسویں اور گیارھویں کانڈوں کا ترجمہ کیا۔ اور حسین شاہ کے ایک جنرل پرگل خاں کے کہنے پر کویندر پرمیشور نے مہابھارت کا بنگلہ میں ترجمہ شروع کیا۔ اسی طرح اسوقت مرہٹی زبان کی بھی خوب ترقی ہوئی۔

اس مختصر سے مضمون میں ان تمام امور کے ذکر کی گنجائش نہیں جن کی ترقی یا آغاز مسلمانوں کے آنے سے لیکر پندرھویں صدی کے آخر تک ہوئی پس وہ زمانہ بھارت کی پستی اور تنزل کا زمانہ نہ تھا بلکہ اُٹھنے اور ترقی کرنے کا تھا۔

ہندو تہذیب بوسیدہ جو طاقت اور زندگی سے خالی ہو چکی تھی۔ اور اُسے بیرونی رگڑ کی سخت ضرورت تھی۔ اور وہ ضروری دوائی ہندوستان کو کمزور سے مضبوط بنانے کے لئے مسلمانوں کے حملوں اور یہاں حکومت کرنے سے حاصل ہوگئی۔

اسلامی عہد ہندوستان کی تواریخ میں روشنی اور ترقی کا زمانہ تھا

آجکل کے مغربی علماء ہندوستان کے اس زمانہ کا مقابلہ موجودہ ترقی یافتہ مہذب ممالک سے کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اس وقت کے ہندوستان کا مقابلہ اُس زمانہ کے یورپ سے کریں تو پروفیسر ایشوری پرشاد کے الفاظ

میں ہمیں ناظرین کو یاد دلانا ہوگا کہ ” اسوقت یورپ میں رومن کیتھولک لوگوں نے بڑے بڑے ظلم اور سفاکیاں کیں۔ خیالات کی آزادی اور مذہبی حریت کا تو گلا ہی گھونٹ دیا گیا تھا۔ مگر مسلمان اس بات میں مغربی اقوام سے کہیں اچھے تھے۔ جسوقت سپین کے بادشاہ فلپ دوم نے اعلان کیا تھا کہ آزاد خیال "ہیریٹک" لوگوں پر حکومت کرنے سے حکومت نہ کرنی ہی اچھی ہے۔ جسوقت ولایت میں مہارانی ایلزبتھ آئرلینڈ کے رومن کیتھولک عیسائیوں کو تنگ کر رہی تھی ان پر ظلم و ستم ہو رہے تھے۔ اسوقت شیر شاہ اور اکبر جیسے مسلمان بادشاہ مذہبی بردباری اور رواداری سے کام لے رہے تھے۔ اور غیر مذاہب اور غیر مسلم اقوام میں باہمی میل ملاپ اور محبت کا جذبہ پیدا کر رہے تھے۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں آجکل کی طرح ہندوؤں کی بہادری اور مردانگی مفقود نہ تھی۔ ہندو راجے سردار اور زمیندار اسوقت کے مسلمان حاکموں سے ہمیشہ لڑنے کو تیار رہتے تھے۔ اور لڑتے تھے۔ ملک کی دولت ملک ہی میں رہتی تھی۔ مسلمان بادشاہ کسقدر بھی کیوں نہ عیاش اور فضول خرچ ہوں مگر پھر بھی جو کچھ خرچ کرتے تھے۔ وہ سب ملک میں ہی رہتا تھا۔

ہندوستان کی بے شمار دولت لٹ جانے پر بھی۔ اسوقت مدار زندگی ملک میں کافی تھی۔ اور ملک گھی اور دھن دھانیہ سے معمور تھا۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان حکمران اور بادشاہ غیر مہذب انپڑھ تھے بالکل جھوٹ ہے اس زمانہ میں بلبن اور علاؤ الدین خلجی جیسے حکمرانی کے اصولوں سے واقف اور سرو گن سمپن پیدا ہوئے۔ بہت علم دوست فاضل محمد تغلق اور ابراہیم شاہ شرقی اور امن پسند حکمران ناصر الدین تغلق اور الغ خاں [illegible] ملک کافور جیسے کئی ایک بہادر اور جرنیل بھی اس زمانہ میں ہوئے۔

ہندوؤں کے آخری زمانہ کے سب سے بڑے مصلح رامانند چیتن کبیر اور نانک جنہوں نے کہ قوم اور مذہب کی کایا پلٹ دی اس زمانہ میں ہوئے تھے جس قوم میں ایسے بیدار مذہبی ریفارمر کلجگ میں بھی پیدا ہوں وہ قوم تنزل کو پہنچی ہوئی قوم نہیں کہلا سکتی۔ جس ملک میں حاکمانہ اختیار کھو بیٹھنے پر بھی ایسے روحانی مرد پیدا ہوں ملک مستقبل سے خالی نہیں ہو سکتا۔ جس حکومت میں ایسے آزاد خیالات کا پرچار کرنیوالے پیدا ہوں اور نئے روادار مذاہب کا ظہور ہو اس حکومت کو رعایا کو دکھ دینے والی مذہب کی دشمن غیر مہذب اور جابر کہنا گویا تواریخ پر پردہ ڈالنا ہے۔“ (سرسوتی الہ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی ایک پیشگوئی

سورۂ حدید کے دوسرے رکوع میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ

ترجمہ:- کیا ان لوگوں پر جو ایمان لائے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل خدا کا ذکر اور اس کی نازل کردہ کلام کو سُنکر ڈر جائیں اور یہودیوں کی مانند نہ بنیں کیونکہ جب انپر صاحبِ کتاب حضرت موسیٰ ؑ کے بعد ایک لمبا زمانہ گذرا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور وہ بکثرت فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی آئندہ حالت کی خبر دی ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ ایمان کا دم بھرنے والوں کو کہنا پڑیگا کہ تمھارے دلوں سے خدا کا خوف اور اس کے کلام کی عظمت اُٹھ چکی ہے۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تمھارے دلوں میں پھر خدا کا خوف اور اس کے کلام کی عظمت پیدا ہو۔ نیز وہ اہل کتاب کی مشابہ ہو جائینگے اور اس مشابہت سے باز رہنے کی ان کو تلقین کی جائے گی یہود کی طرح ان کے دل سخت ہو جائینگے اور انہی کی طرح فسق و فجور میں بڑھ جائینگے مگر انکی ایسی انتہائی حالت بیدینی کی کب ہوگی فرمایا فطال علیھم الامد کہ جس طرح موسیٰ ؑ کے بعد ایک لمبا زمانہ یہود پر گذرا اسی طرح مسلمانوں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب ایک لمبا زمانہ گذریگا تو مسلمانوں کی بیدینی کی حالت بھی انتہاء کو پہنچ جائیگی اور ان کے دلوں سے خدا کا خوف اُٹھ جائیگا اس کے کلام قرآن کریم کی عظمت ان کے دلوں سے اُٹھ جائیگی ان کے دل سخت ہو جائینگے اور فاسق فاجر ہو جائینگے لیکن جس طرح خدا تعالیٰ نے یہود کو ان کی بیدینی سے نکالنے کے لئے ایک لمبے زمانہ کے بعد حضرت عیسیٰ جیسے اولوالعزم نبی کو بھیجا تاکہ وہ روحانی موت کے بعد پھر روحانی زندگی حاصل کریں مسلمانوں پر بھی جب وہی مقدار زمانہ کی پوری ہو گی جو موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ تک بنی اسرائیل پر گذری تو ان کے لئے بھی پھر انکو زندہ کرنیکا سامان کیا جائیگا۔ چنانچہ فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا کہ جان رکھو کہ جب ارض اسلام پر ایسی موت وارد ہوگی تو خدا تعالیٰ اہل اسلام کو پھر زندگی بخشنے کے لئے نبی مبعوث کرے گا کیونکہ خدا سے غافل لوگوں کو قرآن اور حدیث میں مردہ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ بیسویں پارہ کے دوسرے رکوع میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین کہ تو ان مردوں اور بہروں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں اسی طرح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الذی یذکر ربہٗ والذی لا یذکرہٗ کمثل الحی والمیت کہ جو خدا کی یاد کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو خدا سے غافل ہے وہ مردہ ہے پس جب عام روحانی وباء پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ اس عام روحانی وباء کو نبیوں کے ذریعے دور کرتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے سورۂ انفال رکوع ۳ یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم کہ اے مومنو! جب رسول تم کو بلائے تو اس کی دعوۃ کو قبول کیا کرو کیونکہ وہ تم کو زندہ کرتا ہے۔ کیونکہ کافروں کا یہ شیوہ ہے کہ جب رسول بلاتا ہے تو وہ کان نہیں دھرتے بلکہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔

لہٰذا خدا تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کی روحانی موت کی خبر دی وہاں ان کے پھر زندہ کرنے کی بشارت بھی عطا فرمائی۔ چونکہ مسلمانوں کو یہود سے زمانہ میں بھی مشابہت ہے اس لئے بتلایا کہ بنی اسرائیل کے زمانہ کی لمبائی تیرہ سو برس تھی اور پھر مسیحؑ مبعوث ہوئے اسی طرح اے مسلمانو! جب تم پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس گذرے گا تو خدا تم کو بھی پھر سچا مسلمان بنانے کے لئے مسیحؑ جیسا اولوالعزم نبی عطا کریگا اسلئے اگلی آیت میں فرمایا ان المصدقین والمصدقات الآیہ کہ جو مرد اور عورتیں اس رسولؐ کی تصدیق کرینگے ان کو بہت بڑھ چڑھ کر بدلے دیئے جائینگے کیونکہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء آنحضرتؐ کے سوا دیگر انبیاء خواہ وہ آنحضرتؐ کے پہلے کے ہیں یا پچھلے ان کی یہ شان ہے کہ ان پر ایمان لانے والے حسب اپنے ایمان کے صدیقوں اور شہیدوں کے مراتب حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں انکی مہر مقام نبوت بخشتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آپ کے بعد آپ کی متابعت سے جو نبی ہونیوالے ہیں تا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھر تازہ کریں وہ خاتم الخلفاء ہیں ان کی متابعت حضرت ابو بکرؓ کی طرح کے صدیق اور حضرت عمرؓ کی طرح کے شہید بنا سکتی ہے اور چونکہ ان کی پیروی سے ان مراتب کو حاصل کر کے انسان آنحضرت صلعم کا کھویا ہوا روحانی تعلق پھر پیدا کر سکتا ہے اس لئے اس سے اوپر ترقی حاصل کرنے کے لئے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کالج میں داخل ہونے کی اجازت ہو سکتی ہے۔ پس اب اس بُعد زمانی میں خدا تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کاملہ کے حصول کے لئے یہی طریق پسند فرمایا ہے کہ جو آنحضرتؐ کے اُمتی نبیوں پر ایمان لائیگا وہی صدیقیت کی کھڑکی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض کامل حاصل کر سکتا ہے شائد کوئی یہ کہدے کہ الم یأنِ للذین اٰمنوا سے مراد صحابہؓ ہیں۔ تو یہ درست نہیں کیونکہ انکی نسبت خدا نے یہ گواہی دی ہے اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تُلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا کہ ان کا دل خدا کے خوف سے لبریز ہے اور خدا کے کلام کی ان کے دلوں میں عظمت ہے مگر یہاں پر ان ایمان لانے والوں کا ذکر ہے جن کے دلوں سے بعد ایمان خوف خدا اور عظمت کلام الہٰی اٹھ چکی ہے۔ پھر شائد کوئی یہ کہدے کہ الم یأنِ للذین اٰمنوا سے وہ ایمان لانیوالے مراد ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت منافقانہ ایمان لائے تھے مگر یہ معنی بھی صحیح نہیں ہو سکتے کیونکہ فطال علیھم الامد کی مشابہت بتلاتی ہے کہ آنحضرتؐ کے وقت کے منافق مراد نہیں بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ دراز بعد آنیوالے ہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ الم یأن للذین اٰمنوا سے مراد یہود ہیں جو دعویٰ ایمان رکھتے تھے تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے یہود کے مشابہ نہ بنیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ یہود نہیں بلکہ یہود کی مشابہت اختیار کرنے والے مسلمان ہیں۔ دراصل اس آیت کا استنباط ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ مسلمان صرف نام کے رہ جائینگے اور میری اُمت یہود کے نقش قدم پر چلے گی اور مسیح نبی اللہ آئینگے۔ سو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھتا ہوں ٭

واضح ہو کہ ایک یا دو علامات کا نام مرض نہیں ہوتا۔ کسی مرض کو خاص نام دینے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس مرض کی خاص علامات مجموعی طور پر اس مریض میں پائی جائیں۔ پھر علامت اور مرض میں امتیاز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً۔ کھانسی اور اسہال۔ علامات ہیں نہ کہ مستقل امراض۔ کیونکہ کھانسی کئی امراض میں بطور علامت کے ہو سکتی ہے۔ یہی حال اسہال اور بے ہوشی وغیرہ علامات کا ہے۔[ؔلہ] پھر اگر کسی مریض میں عارضی طور پر کوئی علامت ظاہر ہو۔ تو اسکو ہم مرض کی خاص علامات میں شامل نہیں کر سکتے۔ (یہ اصول تشخیص مرض ذیابیطیس کے لئے ضروری ہے چنانچہ صرف ایک یا دو بار شکر کا پیشاب میں خارج ہونا ذیابیطیس شکری کا ثبوت نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اخراج شکر میں دوام اور التزام نہ ہو) اسکے علاوہ صحیح تشخیص کے لئے مریض کے جسم کا معائنہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور مزید تحقیقات کے لئے جسم کی مختلف رطوبتوں اور فضلات وغیرہ کا خوردبین سے ملاحظہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مگر جہاں تک

لہ حاشیہ۔ یونانی کتب طب میں بعض امراض کو صحیح نام دینے اور انکو مختلف بابوں میں تقسیم کرنے کا حسن طریق پر انتظام نہیں۔ اور یہ امر ہے بھی قدرے مشکل کیونکہ جب تک امراض کے اسباب وغیرہ کا پورا علم نہ ہو۔ اس وقت تک انکو الگ نام دینا اور تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ یونانی طب میں بعض علامات کا بھی وہی نام رکھا گیا ہے۔ جو مستقل امراض کا ہے۔ جس سے عوام کو دھوکا لگ جاتا ہے۔ مثلاً یونانی میں کثرتِ پیشاب کا نام ذیابیطس ہے۔ حالانکہ یہ ایک علامت ہے۔ جس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں (چنانچہ ذیابیطس شکری۔ ذیابیطس بلا شکر۔ پرانی گردوں کی سوزش۔ ہسٹیریا عصبی کمزوری وغیرہ امراض میں کثرتِ پیشاب کی شکایت ہو سکتی ہے) یہی حال احلیل سے پیپ آنے کا ہے یونانی میں اس کا نام سوزاک ہے۔ حالانکہ یہ ایک علامت ہے۔ جو معمولی سوزش کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔

گو یونانی اطباء علاج کرتے وقت سبب کو معلوم کر لیتے ہیں۔ مگر نام اس مرض کا الگ نہیں رکھتے چنانچہ انکے ہاں کثرتِ پیشاب کے ہر ایک مریض کو ذیابیطس کا مریض کہا جاتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السّلام نے بھی طب کے اس اصول کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے۔ اپنی مرض کثرتِ پیشاب کا دوسرا نام ذیابیطس رکھا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے تیرہ سو برس بعد چودھویں صدی کے سر پر اہل اسلام کے احیاء کے لئے حسب وعدہ مسیح جیسا عظیم الشان نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مبعوث فرمایا۔ مبارک ہیں وہ جو خدا اور اس کے رسولؐ کے موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاتے ہیں ÷ (خاکسار حافظ جمال احمد)

پچیس ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کے لئے اور مالی مشکلات کی وجہ سے اس میں ضعف نہ آنے دینے بلکہ روز بروز مضبوط بنانے کے لئے کم از کم ۲۵ لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ کے طور پر جمع کرنا چاہیئے۔ تا اس کے منافع سے تبلیغی اور اشاعتی کام کو سر انجام دیا جائے۔ اور روپیہ کی کمی یا وقت پر میسر نہ آنے کی وجہ سے جو مشکلات سد راہ ہو جاتی اور کامیابی کے بہت سے مواقع پر فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیتی ہیں۔ ان کو بآسانی عبور کیا جا سکے۔

احمدیہ مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سرسری طور پر یہ تحریک فرمانے پر جس گرمجوشی اور تپاک سے حاضرین مجلس نے اس تحریک کا خیر مقدم کیا اور جس فراخ حوصلگی اور ایثار کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ امید کرنا بیجا نہیں کہ انشاءاللہ یہ رقم ضرور فراہم ہو جائیگی۔ اور ہماری جماعت کے سرگرم اور پرجوش افراد اس وقت تک چین نہ لینگے۔ اور نہ دوسروں کو لینے دینگے۔ جب تک اسے مہیا نہ کر لیں گے۔

تحریک پیش ہونے کے ساتھ ہی ۴۷ ہزار کی رقم نقد اور وعدہ کی صورت میں صرف ان اصحاب نے پیش کر دی۔ جو اس وقت موجود تھے۔ اور یہ اقرار انہوں نے محض اپنی اپنی ذات کے متعلق کیا۔ نہ کہ بحیثیت نمائندگان اپنی جماعتوں کی طرف سے۔ پس جب دو سوا دو سو آدمی قریباً ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا ذمہ لے سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ ساری جماعت ۲۵ لاکھ بآسانی جمع نہ کر سکے۔

ہماری جماعت کے احباب کو نہ صرف خود قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ بننا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کی بھی غفلت اور جمود دور کر کے انہیں خدمت اسلام کے لئے قربانی کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے بہت سے دردمندان اسلام ہونگے۔ جو اس سے فائدہ اٹھائینگے ÷ (الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سمجھتا ہوں۔ معترض حکیم صاحب نے حضرت صاحب کی ایک عبارت سے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ انکو سخت قسم کا ذیابیطس تھا۔ مگر اس مرض کی دیگر علامات اور عوارضات معلوم کرنیکے لئے آپکی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ایک حکیم حاذق کی شان سے بعید تھا۔ کہ وہ ایک شخص کے صرف اپنے قول کو لیکر اس نتیجہ پر پہنچ جائے کہ انکو مرض ذیابیطس تھا۔ حالانکہ تشخیص امراض کے اصول کے مطابق انکا فرض تھا کہ وہ مرض ذیابیطس کی خاص علامات کا ثبوت بہم پہنچا کر اس بات کا فتویٰ دیتے کہ حضرت صاحب کو مرض ذیابیطس شکری تھا*

میں حکیم صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جو علم طب سے واقف نہ ہو۔ یا اگر علم رکھتا ہو مگر اس نے اپنی مرض کے متعلق تحقیقات نہ کی ہو۔ اور عرفِ عام میں وہ ایک محاورہ استعمال کرکے انکو کہے کہ مجھ کو کثرت سے پیشاب آتا ہے۔ اور مجھے مرض ذیابیطس ہو گیا ہے اس لئے آپ کوئی نسخہ لکھ دیں۔ تو کیا آپ اس مریض کے غیر متحقق قول کو کافی سمجھ کر اس کے لئے افیون وغیرہ تجویز کر دینگے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ یقیناً پہلے اس کے بیان پر جرح کریںگے۔ پھر اس مرض کی دیگر علامات کی تلاش کرینگے۔ اور اسکے بعد اسکے پیشاب کا ملاحظہ کرینگے۔ اور جب آپکو شکر گلیوکوس کی شکل میں کیمیکل ٹسٹ سے مل جائے پھر آپ اُسکو ذیابیطس کا مریض کہینگے۔ اور نسخہ تجویز کرینگے۔ اربعین کی عبارت سے آپنے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ حضرت صاحب کو مرض ذیابیطس تھا۔ مگر اس مرض کی خطرناک قسم اور اسکے علامات اور عوارضات جنکا ذکر آپنے اپنی کتاب "دردِ دل" میں کیا ہے۔ انکا ثبوت حضرت صاحبؑ کی تحریرو ں سے آپنے نہیں دیا۔ اور نتیجہ نکال لیا ہے کہ آپکو مالیخولیا (نعوذ باللہ) ہو گیا تھا۔ اگر مان لیا جائے۔ کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ مجھ کو ذیابیطس ہے۔ تو یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ انکو اس مرض کے تمام عوارضات بھی لاحق تھے۔ پیشتر اسکے کہ آپ مرض ذیابیطس کے عوارضات اور نتائج مالیخولیا وغیرہ کے متعلق کچھ لکھتے آپ کا فرض تھا کہ حضرت صاحب کی تحریرات سے مرض ذیابیطس کی تشریح نکالتے۔ اور بتاتے کہ حضرت صاحبؑ نے لکھا ہے۔ کہ مجھ میں ذیابیطس کی سب علامات (یعنی دن بدن بڑھتی ہوئی کمزوری اور لاغری۔ سخت پیاس۔ اور بھوک۔ اور کثرت پیشاب جس میں شکر بالالتزام ہو۔) اور عوارضات (یعنی بے ہوشی۔ قبض۔ دق۔ پھوڑے پھنسیاں شب چراغ یا گندہ دانہ۔ نامردی۔ نزول الماء۔ وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے حضرت صاحبؑ کی ایک تحریر سے یہ تو معلوم کر لیا کہ آپکو سخت خطرناک قسم کا ذیابیطس تھا۔ مگر اس مرض کی علامات۔ اسکے عوارضات اور نتائج سب خود فرض کر لئے کہ آپ میں ضرور ہونگے (کیونکہ طب کہتی ہے کہ ایسا ہونا چاہیئے) مگر آپکی تحریرات سے انکو نکال کر نہ دکھا سکے (اور نکالتے بھی کس طرح کیونکہ ان میں تو ان علامات اور عوارضات کی تردید ہو رہی تھی دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶ نشان نمبر ۱۳ و ۱۳۶) اور ذیابیطس کے تمام عوارضات حضرت صاحبؑ کے ذمہ لگا کر یہ نتیجہ نکال لیا کہ آپ کو اس مرض کے نتیجہ میں مالیخولیا ہو گیا تھا۔ مگر یہ بناء فاسد علی الفاسد والا معاملہ ہوا۔ کیونکہ ابھی تو مرض ذیابیطس کا جھگڑا ابھی چکا نہ تھا۔

اگر حکیم صاحب اب بھی غور کریں کہ حضرت صاحبؑ کو اسی قسم کا ذیابیطس تھا جس کا ذکر کتاب "دردِ دل" میں کیا ہے۔ اور اسکے تمام عوارضات بھی آپؑ میں پائے جاتے تھے۔ تو اس کا بارِ ثبوت انکی گردن پر ہے۔ پس یا تو وہ یہ مانیں کہ حضرت صاحبؑ کو مرض ذیابیطس شکری نہ تھا۔ یا پھر ہمیں کوئی اس قسم کا ذیابیطس شکری کا مریض بتلائیں۔ جسکو نہ لاغری ہو۔ نہ کثرت جوع نہ شدّت پیاس نہ پیشاب میں شکر۔ اور نہ اسکو کبھی بے ہوشی ہوئی ہو۔ نہ کدو دانہ نکلا ہو۔ نہ اسکو موتیا ہو۔ اور نہ نامردی۔ بلکہ اسکے برعکس اس مرض کے لاحق ہونے کے بعد اسکے اولاد ہوئی ہو نظر تیز ہو گئی ہو۔ اور طاقت پیدا ہو گئی ہو۔ کہ دو دو جزو تصنیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے ہر روز لکھ سکتا ہو۔ (اور یہ سب کچھ بغیر علاج کے ہو گیا ہو) اور آخر اسکو مالیخولیا ہو گیا ہو۔

مَیں بفضلِ خدا بالوثوق کہہ سکتا ہوں۔ کہ حکیم صاحب اپنی ساری عمر کے تجربہ کے بعد بھی کوئی ایسا نادر الوجود ذیابیطس کا مریض پیش نہ کر سکینگے جسکو سوائے کثرتِ پیشاب (اور وہ بھی بلا شکر) کے اور کوئی علامت یا عارضہ اس مرض کا نہ ہو۔ (بلکہ حالات اسکے برعکس ہوں) اور آخر عمر میں اسکو مالیخولیا ہو گیا ہو۔

تشریح مرض ذیابیطس شکری

تعریف:- یہ ایک مرض ہے۔ جس میں اجزائے نشاستہ اور شحمیہ کے تحلیل ہونے اور جزو بدن بننے کا عمل ناقص ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان علامات کے ذریعہ ہوتا ہے کہ مریض دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے۔ پیاس شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ بھوک بہت لگتی ہے۔ اور پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ جس میں بالالتزام شکر (گلیوکوس) پائی جاتی ہے۔

اجزائے نشاستہ اور شحمیہ کے انہضام۔ تحلل اور جزو بدن بننے اور جسم میں جلنے کا عمل چونکہ بہت پیچیدہ۔ اور عوام الناس کے فہم سے بالا ہے۔ اسلئے میں اسکی کیمسٹری کو چھوڑ دیتا ہوں۔

اسباب مرض: (۱) نشاستہ۔ چینی اور گھی کا زیادہ استعمال اور ورزش کی کمی۔ (۲) جگر کے نقص کے باعث (مگر یہ سبب بہت نادر ہے) کیونکہ جب تک جگر میں سخت خرابی بوجہ سرطان یا سنکھیا اور فاسفورس کے زہریلے اثر سے واقع نہ ہو۔ ذیابیطس نہیں ہو سکتا۔ (۳) خون میں آکسیجن گیس کی کمی کے باعث۔ مثلاً پھانسی کے وقت۔ یا وہ حالتیں جن میں دم گھٹنا شروع ہو جائے۔ (۴) لبلبہ کے فعل میں نقص ہو جانا۔ مثلاً پرانی سوزش وغیرہ۔ (۵) بعض ادویہ کے زیادہ استعمال سے مثلاً شراب۔ کلوروفارم۔ مارفیا۔ کچلہ۔ وغیرہ یہ مرض ہندوستان میں بہت عام ہے۔ مگر اکثر مریض اول الذکر قسم کے پائے جاتے ہیں۔ یعنی جن میں یہ مرض چینی اور گھی میں زیادتی کے باعث نمودار ہوتا ہے اس قسم کا مرض عموماً ادھیڑ عمر کے بعد جاکر شروع ہوتا ہے۔ اور جو لوگ موٹے ہوتے ہیں۔ اور ورزش بھی کم کرتے ہیں ان میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔ لبلبہ کی خرابی کے باعث ذیابیطس (جو نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ اور جس کے عوارضات اور نتائج بھی بہت مضر ہیں) عموماً نوجوانوں کو ہوتا ہے۔

معاون اسباب: امیرانہ اور عیاشانہ زندگی۔ زیادہ کھانا۔ اور (خاص کر گھی اور چینی وغیرہ) اور ورزش نہ کرنا۔ ورثہ میں ملا ہوا میلان طبع بھی اکثر لوگوں میں موجود ہوتا ہے۔ مزمن امراض۔ مثلاً ملیریا۔ آتشک۔ تپ دق۔ نقرس وغیرہ۔

علامات: ابتدا۔ پہلی قسم (کھانے پینے میں بے اعتدالی) کا مرض آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر اتفاقاً معلوم ہو جاتی ہے۔ مگر لبلبہ والی ذیابیطس میں مرض جلد ہی نمودار ہو جاتا ہے۔ اور بخار کے ساتھ بعض شدید امراض کے حملہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔

خاص علامات: شدت پیاس۔ زیادتی بھوک (جسے ہوکا کہتے ہیں) دن بدن بڑھتی ہوئی لاغری اور کمزوری۔ بار بار حاجت پیشاب اور کثرت پیشاب۔ جس میں شکر کثرت کے ساتھ نکلتی ہے۔

پیشاب: مقدار بڑھ جاتی ہے۔ (صحت کی حالت میں اسکی مقدار اوسطاً ۵۰ اونس یعنی ڈیڑھ سیر کے اس مرض میں بعض دفعہ ۲۰۰ سے ۴۰۰ اونس تک چلی جاتی ہے۔ رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے وزن مخصوص بڑھ جاتا ہے یعنی ۱۰۳۰ سے ۱۰۴۰ تک۔ پیشاب کو بعض کیمیاوی ادویہ سے ملاکر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شکر ہے (گلیوکوس) جنکی مقدار عموماً ۱۰۰ گرین روزانہ ہوتی ہے مگر خطرناک حالتوں میں نصف سے ایک سیر روزانہ بھی نکلنی شروع ہوجاتی ہے۔

دیگر علامات:۔ چونکہ جسم سے پانی زیادہ مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے۔ اسلئے خون میں پانی کی مقدار کم ہوجانے کے باعث جسم کی دیگر رطوبتیں بھی کم بنتی ہیں۔ (مثلاً صفرا۔ پسینہ۔ رطوبت ہاضمہ وغیرہ) اس لئے سخت قبض رہتی ہے۔ جلد سخت اور کھردری ہوجاتی ہے۔ جسم کے اجزائے بیضیہ اور لحمیہ تحلل ہوکر البیومن نکلتی رہتی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض بہت لاغر ہوجاتا ہے نیز چونکہ جسم کو ایندھن کا کام نہیں دے سکتی اس لئے جسم کا درجۂ حرارت کم ہوجاتا ہے۔ اور حرارت غریزی کے کم ہوجانے کے باعث مریض کو سردی بہت لگتی ہے۔

جسم کو غذا نہ پہنچنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سب اعضاء ضعیف ہوجاتے ہیں۔ مریض نامرد ہوجاتا ہے۔ نزول الماء کا عارضہ اور آنکھ کے دیگر عوارضات لاحق ہوجاتے ہیں۔ لبلبہ والی مرض میں سب سے زیادہ خطرناک بات خون میں زہریلے مادوں کا مل جانا ہے جسکا نتیجہ بے ہوشی ہوتا ہے۔ اور جس سے مریض عموماً جان بحق ہوجاتے ہیں۔

عوارضات اور نتائج۔ سب سے پہلا اور خطرناک عارضہ اس مرض میں غشی ہے۔ جسکا باعث مریض کے خون میں سمیات کا مل جانا ہے۔ یہ عموماً لبلبہ کی خرابی والی قسم میں ہوتا ہے۔ (اسکو کوما کہتے ہیں)

۲۔ **اعضائے ہضم**۔ بدہضمی۔ معدہ کا پھول جانا۔ قبض دائمی وغیرہ۔

۳۔ **اعضائے تنفس**۔ تپ دق عموماً ہوجاتا ہے جس سے مریض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نمونیا کا حملہ بھی جلد ہوسکتا ہے۔

۴۔ **جلد**۔ پھوڑے پھنسیاں عموماً نکلتی رہتی ہیں۔ سب سے خطرناک پھوڑا کاربنکل (کدو دانہ) کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ جو مریض کو اپنے آقا کے پاس لے جاتا ہے۔

۵۔ **اعضائے مخصوصہ**۔ پیشاب میں البیومن آنی شروع ہوجاتی ہے۔ گردوں کی سوزش اور نامردی پیدا ہوجاتی ہے۔

دیگر اعضاء۔ نزول الماء شروع ہوجاتا ہے۔ نورانی پردہ کی سوزش اور مکمل اندھا پن۔ کان کے اندر سوزش۔ مزاج چڑچڑا۔ مالیخولیا۔ اور عصبی ضعف ہوجاتا ہے۔

تشخیص مرض[1]۔ مرض ذیابیطس کی تشخیص کے لئے ضروری ہے کہ مریض کے پیشاب میں شکر

[1] حاشیہ۔ ہمارے ملک میں ذیابیطس کی تشخیص کا ایک موٹا طریق یہ ہے کہ پیشاب پر مکھی یا چیونٹیاں بیٹھتی ہیں۔ مگر یہ طریق غلطی سے پاک نہیں۔ کیونکہ عارضی طور پر اخراج شکر میں بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وقت موجود ہو۔ اور وہ گلیوکوس کی صورت میں ہو۔ شکر کی دیگر اقسام کے پیشاب میں نکلنے کا نام ذیابیطس نہیں۔ اور نہ وہ علامات۔ اور عوارضات ان میں ہونگے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے مثلاً میٹھے پھل زیادہ کھانے۔ یا وضع حمل کے بعد عورت کا اگر بچہ مرجائے تو اس کی چھاتیوں کے دودھ سے چینی خون میں مل کر پیشاب کے رستہ اگر خارج ہو۔ تو اسکو ذیابیطس شکری نہیں کہتے۔

مرض ذیابیطس کی تعریف۔ اسباب۔ علامات۔ عوارضات۔ اور تشخیص کا ذکر کرنے کے بعد اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو جو مرض تھا۔ اسکی وہی تعریف تھی۔ جو ذیابیطس شکری کی ہے۔ کیا آپ میں وہ علامات۔ اور عوارضات پائے جاتے تھے۔ جو ذیابیطس میں بالعموم پائے جاتے ہیں۔ اگر تو ان علامات اور عوارضات میں سے اکثر علامات اور عوارضات آپ میں ثابت ہوجائیں۔ تو ہم کو حضرت صاحبؑ میں اس شدید قسم کا ذیابیطس ماننے میں کوئی عذر نہ ہوگا جس کا ذکر حکیم صاحب نے "دردِ دل" میں کیا ہے۔ ورنہ یہ محض ذہنی ہی دعویٰ ہوگا جس کا بارِ ثبوت اُن کی گردن پر ہوگا۔

اس عاجز نے لکھا ہے۔ اور حکیم صاحب بھی اسکو مانتے ہیں۔ کہ یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے مگر حضرت اقدسؑ کے خاندان میں مرض ذیابیطس نہیں تھا۔ یا کم سے کم ثابت نہیں۔ اگر حکیم صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہو۔ تو پیش کریں۔ یقیناً ان کے پاس ذیابیطس کی تشخیص کے لئے سوائے حضرت صاحبؑ کے قول کے اور کوئی ثبوت نہیں۔ مگر مریض کا اپنا قول کسی مرض کی تشخیص کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ کئی دفعہ مرض کچھ ہوتا ہے۔ اور مریض اس کا محل وقوع کچھ اور ہی بتاتا ہے۔ پھر حضرت صاحبؑ کی تحریر سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپکو کثرت پیشاب کا عارضہ تھا۔ اور بار بار حاجت ہوتی تھی جس کو وہ عرف عام میں ذیابیطس سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر اس سے کہاں ثابت ہوگیا۔ کہ آپکو شدید قسم کا مرض ذیابیطس شکری تھا۔ کثرت پیشاب تو ذیابیطس کی ایک علامت ہے۔ نہ کہ خود مرض۔ پھر ذیابیطس کی تشخیص کے لئے ضروری ہے۔ کہ پیشاب میں شکر موجود ہو۔ اور ہر وقت رہتی ہو۔ اور گلیوکوس کی شکل میں ہو۔ مگر حضرت صاحبؑ کے پیشاب میں اس قسم کی شکر کی موجودگی ثابت نہیں۔ دکھا جا سکتا ہے کہ گو پیشاب کا معائنہ نہیں کیا گیا مگر اس سے شکر کی عدم موجودگی ثابت نہیں ہوتی) مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ مگر اس دعویٰ کی تائید میں پھر اور علامات لانی ہونگی یعنی اگر حضرت صاحبؑ کے پیشاب میں شکر ٹسٹ نہیں کیا گیا۔ مگر آپ میں دیگر علامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست کتب

مندرجہ ذیل کتابیں احباب اگر خرید کریں۔ تو نہ صرف انکے اپنے معلومات میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ وہ اسے تقسیم کر کے تبلیغ کے فرض سے ایک حد تک سبکدوش ہو سکیں گے خدا کے فضل سے یہ نہایت نادر مجموعہ ہے۔ خاص توجہ فرماویں:

مختلف ٹریکٹ :- رسالہ لا مہدی الا عیسیٰ ۴/ چند کارآمد حوالے ۱/ ۔ ۲/ ۔ تنبیہ سوراج ۱/ آریہ سماج دیکا نامی جی ۱/ مسیح موعود و امت محمدیہ ۱/ اسلام کی اندرونی تصویر ۔/ کفارہ ۱/ ابطال مسئلہ قدامت روح و مادہ ۱/ ذبیحہ گائے اور ہندوؤں کے وید شاستر ۱/ چھ ماہ کے بیر بہشتی رسالہ کا جواب ۱/ بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض ۱/ تبرا کا عدم جواز کتب شیعہ ۔/ احمدی عقائد ۱/ الدجال ۴/ براہین العقائد ۸/ معارف القرآن ۸/ منقص مذاہب ۳/ سلسلہ احمدیہ و تصوف ۵/ اہل بہاء کی شریعت جدیدہ ۶/ کمالات احمدیہ ۶/ مباحثہ سرگودہ ۶/ الاستخلاف ۴/ التشریح الصحیح فی نزول المسیح ۶/ آسمانی گولہ ۱/ اسلامی قادر مطلق اور آرین سرو شکتیمان ۴/

نقشہ اجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز اردو کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اسکو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے اور پھر اسکے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کیلئے بہترین موقعہ ہے

ضمیمہ دو صفحے ۱۲ / سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا اور اجرت حسب ذیل ہے:-

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	"	۲۳ روپے	"	۱۲ روپے
تین ماہ	"	۱۲ روپے	"	۷ روپے

فی اشاعت ایک صفحہ ۴ چار روپے ۔ نصف صفحہ ۲½ روپے ۔ فی سطر ۴/

(مینجر ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان)

تلقیح فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسیر

علامہ ابن جوزی کی تالیف کو مولانا محمد یوسف بن السید محمد یونس البریلوی الٹونکی نے تصحیح و تکمیل کے بعد نہایت عمدہ خوشخط اچھے کاغذ پر چھپایا ہے۔ ۳۸۴ صفحے حجم ہے مفصل تنقید بعد میں شائع ہوگی اہل علم کو اسکی قدر کرنی چاہیئے ۔

ملنے کا پتہ ۔ سید محمد یوسف نئی سڑک شاہ کی کوٹھی [illegible] دہلی

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب منگائیے

کیشر راج تیل

کیا آپ نے کبھی استعمال کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو منگائیے۔ دونی قیمت پر بھی ایسا لاثانی خوشبودار اور خالص تیل دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ دیسی۔ ولایتی کوئی تیل اس ملک میں اتنا نہیں بکتا۔

ملک کے بڑے بڑے لیڈران اس تیل کو استعمال کر کے بیحد محظوظ ہوئے جب تک استعمال نہ کریں کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے اتنی کم قیمت پر ایسا لاثانی تیل مل سکتا ہے اِن سب خوبیوں پر بھی اس کی قیمت کیا رکھی جائے۔ صرف ایک روپیہ (عہ)

لال شربت

یہ بچّوں کے لئے غذا اور دوا دونوں ہی ہے۔ بچّوں کو دانت نکلنے میں مدد دیتا ہے۔ جسم کی رگ رگ میں قوّت پیدا کر کے قوی کرتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے کے سبب سے بچّے نہایت شوق سے پیتے ہیں قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک و پیکنگ ۸/ ایک ساتھ ۳ شیشی کے خریدار سے ۱۲/ محصولڈاک تین شیشی ۱۴/

ڈاکٹر ایس کے برمن صفحہ نمبر ۱۰۲ نمبر ۴ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ پوسٹ بکس ۵۵۴

ایجنٹ شیخ محمد وارث رحمت علی مرچنٹ گورداسپور۔